خیر الدواء القرآن (ابن ماجہ)

قرآن حکیم بہترین دوا ہے

تمام جسمانی و روحانی بیماریوں کا باذن اللہ بالکل مفت و آسان علاج

قرآنی علاج

مرتبہ

محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ

ناشر

کمال بکڈپو

مدرسہ شمس العلوم گھوسی مئو

اللّٰہُ ھُوَ الشَّافِی الْکَافِی

روحانی وجسمانی اَمراض مثلاً آسیبی خلل، جادو، کینسر، شوگر، ٹیومر
نیز دوسری بڑی بیماریوں کا باذن اللہ بالکل مفت اور آسان علاج

محمد افروز قادری چریاکوٹی

ناشر: کمال بک ڈپو، مدرسہ شمس العلوم، گھوسی، مئو

کتاب : **قرآنی علاج**

موضوع : روحانی وجسمانی اَمراض سے خلق خدا کو نجات دلانے کی کوشش

ترتیب : **محمد افروز قادری چریاکوٹی**

نظر ثانی : مفکرِ اسلام، مصلح قوم وملت، پیر طریقت، رہبر شریعت
حضرت علامہ مفتی محمد عبد المبین نعمانی قادری۔مدظلہ۔

تحریک : عالم خوش خصال مولانا کمال احمد صاحب شمسی، گھوسی، مئو، یوپی

صفحات : چھیانوے (96)

طبع اوّل : اِدارہ فیض گنج بخش ، نزد داتا دربار، لاہور، پاکستان

طبع دوم : دسمبر 2012ء- ۱۴۳۳ھ گیارہ سو(11,00)

طبع سوم : فروری 2015ء- ۱۴۳۶ھ گیارہ سو(11,00)

طبع چہارم مع اِضافہ: اَپریل 2017ء- ۱۴۳۸ھ بائیس سو(22,00)

قیمت : Rs.70

تقسیم کار : نعمانی بک ڈپو، مچھلی منڈی، چریاکوٹ، مئو، یوپی، انڈیا۔

o رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o

اِس 'مجموعہ' کا ثواب

شام، عراق، لبنان، مصر، فلسطین، برَما،

افغانستان اور کشمیر وغیرہ کے تِنکوں کی طرح

بہا دیے گئے اور جانوروں کی طرح ذبح کر دیے گئے

اُن مظلوم مسلمانوں کو پہنچے، جن کا قصور بس اِتنا ہے کہ

اُنھوں نے کھلے دل سے **محمد عربی** ﷺ کی غلامی

قبول کرلی، اور اِسلام کی کرنوں کو اپنے

سینے میں اُتار لیا۔

اندوہ گیں و ثواب کیش:

محمد افروز قادری چریاکوٹی

فہرست کتاب

یہ کتاب کیوں؟

الحمد للہ الذی جعل کتابہ للأدواء شفآء ولصداء القلوب جلآء والصلوٰۃ والسلام علیٰ صفوۃ الخلائق والأنبیآء وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ ومن لھم تلا من یومنا ھذا اِلی یوم اللقاء. وبعد!

اس حقیقت سے بھلا کون اِنکار کرسکتا ہے کہ دنیا میں ہر اَمیر غریب، نیک و بد کو قانونِ قدرت کے تحت دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے کسی نہ کسی شکل میں ضرور واسطہ پڑتا ہے؛ لیکن وہ انسان یقیناً خوش قسمت کہا جائے گا جو اس غم، دکھ اور پریشانی کو صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کرتا ہے۔

آپ آئے دن اَخباروں میں پڑھتے رہتے ہیں کہ فلاں شخص نے نوکری نہ ملنے کی وجہ سے خودکشی کرلی۔ فلاں لڑکی یا لڑکے نے محبت کی ناکامی میں اپنی جان دے دی۔ اور فلاں آدمی بیماری سے تنگ آکر پنکھے سے لٹک گیا۔ الغرض! اس قسم کے بے شمار واقعات دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں، حد تو یہ ہے کہ بہت سے مسلمان کلمہ پڑھنے والے بھی بسا اَوقات تھوڑی سی پریشانی کی وجہ سے موت کو گلے لگا لیتے ہیں اور ہمیشہ کے لیے جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لیتے ہیں؛ کیوں کہ خودکشی بہرحال حرام ہے، اور اس میں دنیا و آخرت دونوں کی تباہی و بربادی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین

میرے بھائیو اور بہنو! کبھی نہ بھولیں کہ یہ چند روزہ دنیا مصیبتوں، پریشانیوں اور غموں کا گھر ہے۔ اسی لیے تو اسے صاحب ایمان کا قید خانہ کہا گیا ہے، جس طرح قید خانے میں قیدیوں کو مشکلات و تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں، اسی طرح مسلمانوں کو بھی دنیا میں دکھوں اور آزمایشوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جس کو اسے خندہ پیشانی اور صبر وتحمل کے ساتھ برداشت کرکے آخرت کے دائمی گھر کی فکر کرنی چاہیے، نہ یہ کہ گھبرا کر کوئی ایسا کام کر بیٹھے

جس سے دونوں جہان کی رسوائی و نامرادی اس کا مقدر بن جائے۔

دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ اَولاد کی نافرمانی کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں، بعض عورتیں اپنے شوہر کی بے راہ روی کے متعلق غمگیں رہتی ہیں، کچھ لوگ مال، اَسباب کے ختم ہوجانے پر دکھ درد کا شکار رہتے ہیں، اور بعض لوگوں کو اَولاد نہ ہونے کا قلق تو کسی کو اولادِ نرینہ نہ ہونے کا شکوہ۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمادیا ہے :

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ؕ (سورۃ البلد:۹۰/۴)

یقیناً ہم نے انسان کو مشقت میں (مبتلا رہنے والا) پیدا کیا ہے۔

غم، دکھ اور پریشانی کا آجانا کوئی نئی بات نہیں یہ تو اس کائنات کے افضل ترین انسانوں یعنی انبیاے کرام و مرسلین عظام پر بھی آئیں۔ سب سے بڑھ کر تو تاجدارِ کائنات پیغمبر اسلام ﷺ کو فکر و غم لاحق تھا؛ مگر کس چیز کا؟ قرآن مجید ان الفاظ میں بیان کر رہا ہے :

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ؕ (سورۃ الکہف:۱۸/۶)

(اے حبیبِ مکرّم!) تو کیا آپ ان کے پیچھے شدتِ غم میں اپنی جانِ (عزیز بھی) گھلا دیں گے، اگر وہ اس کلامِ (ربّانی) پر ایمان نہ لائے۔

غور کرنے کی بات ہے کہ محسن کائنات شہنشاہِ دو جہاں ﷺ کو کس قدر اپنی اُمت کا غم اور خیال تھا کہ میری پوری اُمت جنت میں چلی جائے۔ بسا اَوقات قرآن کی ایک آیت تلاوت کرتے کرتے پوری رات گزر جاتی ہے :

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ؕ (سورۃ المائدہ:۵/۱۱۸)

اگر تو انھیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو بیشک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہے۔

لیکن بڑے دکھ کی بات ہے کہ آج ہم میں سے اکثر کو دنیا کی تو فکر ہے اور خوب ہے کہ

کسی طرح ہماری دنیا اچھی ہوجائے؛ مگر آخرت کی کوئی فکر نہیں، قبر کی کوئی فکر نہیں، جہاں ہزاروں سال رہنا ہے۔ روزِ محشر کی کوئی فکر نہیں، جس کا ایک دن پچاس ہزار (50,000) سال کے برابر ہوگا۔ جہنم کی کوئی فکر نہیں، جس کے بارے میں ہمارے پیارے آقا رحمت سراپا محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: 'جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر بچ سکتے ہو'۔ (صحیح بخاری: حدیث ۱۳۲۴۔۔۔ صحیح مسلم: حدیث: ۱۶۸۷)

ہماری زندگیاں غیر اسلامی خطوط پر چل نکلی ہیں، مگر کوئی فکر نہیں!۔ ہمارے کتنے بھائی اور بہنیں بے نمازی مر رہے ہیں؛ مگر کوئی فکر نہیں!۔ ہمارا پڑوسی قرآن وسنت کی تعلیمات وہدایات سے ہٹ کر زندگی گزار رہا ہے؛ مگر کوئی فکر نہیں!!۔ اولاد دین بیزار اور اللہ ورسول کی باغی ہوتی جارہی ہے، مگر کوئی فکر نہیں!!!۔ ہمارے اِرد گرد فحاشی اور عریانی پھیلتی جارہی ہے، مگر ہمیں کوئی فکر نہیں!!!!۔

آج اللہ نہ کرے ہم میں سے کسی کے ساتھ ایسا ہو، مگر تجربات بتاتے ہیں کہ کسی کو کوئی دکھ، پریشانی، یا غم آجاتا ہے تو وہ شراب پینا شروع کردیتا ہے۔ پوچھیے تو کہتا ہے کیا کروں بھائی! بیوی سے جھگڑا ہوگیا اس غم کو بھلا رہا ہوں۔ کوئی سگریٹ پر سگریٹ پی رہا ہے۔ تمھیں کیا ہوا بھائی! تو کہتا ہے نوکری چلی گئی بڑی پریشانی ہے، ٹینشن پہ قابو پانے کے لیے ایسا کررہا ہوں۔ اور کچھ لوگ تو معاذ اللہ اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتے اور اسے اپنے ہاتھوں کھپا ڈالتے ہیں، اور یہ نہیں جانتے کہ خودکشی حرام موت ہے، اور ہمیشہ ہمیش کا خسارہ!۔

حالات کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت پوری دنیا ایک عجیب قلبی وفکری اِضطراب اور جسمانی وروحانی بے چینی کے دور سے گزر رہی ہے۔ جو جہاں ہے وہیں اپنے دُکھڑے لیے بیٹھا ہے۔ جدھر دیکھیے دکھوں اور پریشانیوں کا ایک ہجوم نظر آتا ہے۔ طرح طرح کی بیماریاں تابڑ توڑ اِنسانی برادری پر حملہ آور ہیں۔ ابھی ایک روگ کا ٹھیک سے علاج دریافت نہیں ہوپاتا کہ دوسرا لگ جاتا ہے۔ الغرض! روحانی وجسمانی

اَمراض کو جھیلتے جھیلتے اِنسانیت بدحال، نڈھال اور پامال ہوتی جارہی ہے۔

ایسی سنگین صورتِ حال میں جسمانی طبیبوں اور روحانی معالجوں کا منصبی و اَخلاقی فریضہ تو یہ بنتا تھا کہ وہ بیمار اِنسانیت کے دُکھ درد کا مخلصانہ مداوا کرتے اور اپنی مجرب دواؤں اور پُر تاثیر دعاؤں سے انھیں داروے شفا عطا کرتے؛ مگر حالت اس کے برعکس یہ ہے کہ اِس وقت لوٹ گھسوٹ کا ایک بازار گرم ہے۔ جو جہاں ہے وہیں اپنی دکان چمکانے کے لیے اِنسانی ہمدردی اور بھائی چارہ کا چلن اُٹھا کر اِنسانیت کا خون کرنے پر تُلا ہوا ہے، اس طرح بیمار انسانیت کا اِستیصال عام ہورہا ہے۔

آپ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ روگی اِنسان ایک تو خود قدرتی اِمتحان سے دوچار اور بے پایاں مسائل میں گرفتار ہے، اور دوسری طرف ہمارے نام نہاد معالجین اور ڈاکٹر ہیں کہ جڑی بوٹی، نسخہ جات، فیس، تشخیص، چیک اَپ اور دوادارو کے نام پر اسے مزید امتحان میں ڈال دیتے ہیں۔اِلا ماشاء اللہ (ہر فیلڈ میں کچھ لوگ مستثنیٰ ہوتے ہیں؛ لیکن ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے)

ایسے حالات میں واقعی ضرورت تھی کہ روتے سسکتے اِنسان کو علاج و شفا کے اَزلی و سرمدی شفاف پنگھٹ پر لا کھڑا کیا جائے اور اُس کے آبِ زلال سے سارے روگوں کی رگیں کاٹ دی جائیں۔ اور وہ جسمانی و روحانی ہر اعتبار سے بھلا چنگا ہوجائے، اور گھر بیٹھے ہی باذن اللہ تعالیٰ اپنے علاج و شفا کی راہ ہموار کرلے۔

تو یاد رکھیں کہ وہ پنگھٹ کوئی اور نہیں، کلامِ الٰہی یعنی **قرآن مجید** ہے۔ اِرشاداتِ ربانی اور آیاتِ الٰہی کے اندر ایسی مقناطیسیت ہوتی ہے کہ اُن سے دفع مضرت کا بھی کام لیا جاتا ہے اور جلب منفعت کا بھی۔ تاریخ گواہ ہے کہ اُن سے ہر دور میں سسکتی اِنسانیت کو داروے شفا ملی ہے۔ اس کی دہلیز سے کوئی نامراد نہیں لوٹا۔ ہر شخص اپنے ظرف و ذوق کے مطابق اپنا دامن بھر کر واپس ہوا ہے، اس کے ہر دکھ کا مداوا ہوا ہے، اور اس کے سارے غم

غلط ہو گئے ہیں۔

اس لیے ہم نے چاہا کہ قرآن کریم سے بعض وہ آیات شفا جن میں خصوصیت کے ساتھ دکھوں کو دور کرنے اور روگوں کو چھڑانے کی تاثیر رکھی گئی ہے، انھیں یہاں ایک خاص ترتیب سے لکھ دیا جائے، اور ان کے طریقے بھی بیان کر دیے جائیں تاکہ ہر ضرورت مند اپنے گھر بیٹھے ہی اپنی بیماریوں کو دور اور اپنی الجھنوں کو کافور کر سکے۔

اس وقت سحر، حسد اور سب سے بڑھ کر نظر بد کی بیماریاں عام ہو چکی ہیں، ہم میں کا ہر چوتھا پانچواں شخص اس کا شکار دکھائی دیتا ہے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی وبا عام ہو جائے اور اُس کا علاج عام نہ ہو۔ طے شدہ اُصول یہ ہے کہ ماأنزل اللہ داءً الا أنزل لہٗ شفاءً. (یعنی اللہ نے کوئی ایسی بیماری اُتاری ہی نہیں کہ جس کے ساتھ اُس کی شفا بھی میں نہ اُتاری ہو)۔ مطلب یہ کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس روگ کا علاج کچھ مخصوص لوگوں کے پاس ہو اور وہ اُن کی جاگیر بن کر رہ جائے، بلکہ وبا عام ہوئی تو ساتھ ہی **'قرآنی علاج'** کی شکل میں اس کی شفا بھی عام ہو گئی۔ جس طرح سورج کی روشنی ہر ایک کے لیے عام ہوتی ہے، اسی طرح قرآن حکیم بھی خداوند قدوس کا ایک روشن سورج ہے اور اس کی روشنی سے روحانی و جسمانی علاج و شفا ہر ایک کے لیے صبح قیامت تک عام اور جاری ہے۔

(ایک اهم گزارش)

سب سے پہلے آپ یہ بات ذہن میں بٹھالیں کہ قرآن حکیم کوئی جھاڑ پھونک، عملیات، تعویذ و دعا یا علاج و دَوا کی کتاب نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اِنسانیت کی ہدایت، دونوں جہاں کی کامیابی کی ضمانت اور اپنی معرفت کا ذریعہ بنا کر بھیجا ہے، اور یہی اس کا مقصد نزول ہے؛ لہٰذا جو اِسے عملی طور پر مان لے وہی دراصل کامیاب و سربلند ہے؛ ورنہ قرآنی ہدایات کے بغیر انسان کو کبھی منزلِ مقصود نہیں مل سکتی۔ ہاں! یہ تو اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ اس نے اپنے کلامِ ہدایت نظام کے اندر جسمانی اَمراض سے شفا یابی کی برکتیں بھی رکھ دی

ہیں۔ اور وہ نامراد لوگ جو دنیا کی ساری دوائیں کر کے تھک ہار گئے تھے، 'قرآنی علاج' نے انھیں دوبارہ زندگی بخش دی اور اُن کے مرجھائے ہوئے چہرے اُمید و خوشی سے چمک اُٹھے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ۝ (سورۂ فصلت:۴۱/۴۴)

فرمادیجیے: وہ (قرآن) اِیمان والوں کے لیے ہدایت (بھی) ہے اور شفا (بھی) ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (سورۂ اِسراء:۱۷/۸۲)

اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرمارہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

اسی تناظر میں حدیث شریف میں بھی فرمایا گیا :

خيرُ الدوَاء القرآن . (سنن ابن ماجہ:۲/۱۱۵۸ حدیث:۳۵۰۱)

بہترین دوا قرآن ہے۔

امام حاکم نے اپنی مستدرک علی الصحیحین میں ایک اور روایت نقل فرمائی ہے :

الشفاء شفاءان : قرآءة القرآن وشرب العسل. (مستدرک حاکم، حدیث:۷۵۴۴)

یعنی شفا دو چیزوں میں ہے: تلاوتِ قرآن میں اور شہد پینے میں۔

ایک حدیث میں یوں بھی آیا ہے:

... من لم يشفهِ القرآن فلا شفاهُ الله . (معرفۃ الصحابہ، حدیث:۲۴۸۵)

یعنی جسے قرآن سے شفا نہیں ملتی، اسے اللہ تعالیٰ بھی شفا نہیں دیتا۔

نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ 'جو قرآن سے شفا طلب نہ کرے، اس کے لیے کوئی شفا نہیں'۔

لہٰذا قرآن کریم کو علاج و دوا کی کتاب سے زیادہ کتابِ ہدایت و نجات سمجھ کر اسے ہمیں

زندگی کے ہر موڑ پر اپنے ساتھ رکھنا چاہیے، اس کی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور دوسروں تک اس کا آفاقی وانقلابی پیغام پہنچانے میں جٹ جانا چاہیے۔ اور اللہ ہی توفیق خیر عطا فرمانے والا ہے۔

قرآن بلاشبہہ شفا ہے، اور ایک زمانہ اس سے جسمانی وروحانی طور پر شفایاب ہوا ہے۔ آیاتِ قرآنیہ سے شفا پانے کے تعلق سے امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر میں بڑی دل لگتی بات لکھی ہے کہ 'جب جھاڑ پھونک کرنے والے معوذّین اور جمہور فلاسفہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ اپنے مخصوص الفاظ وعبارات سے جھاڑ پھونک کرکے بڑے بڑے مقاصد حاصل کرلیتے ہیں جب کہ ان میں سے بہت سے الفاظ مبہم اور نامعلوم المعنیٰ ہوتے ہیں، تو پھر رب العالمین کے پاکیزہ کلام کا کیا پوچھنا جس کا ہر ایک لفظ ہی نہیں بلکہ اس کے معنی بھی بالکل ظاہر وباہر ہیں'۔ (تفسیر کبیر امام رازی: ۱۰/۱۱۳)

یہاں یہ بات ذہن نشیں رہے کہ 'الرقیة الشرعیة' کے نام سے عالم عرب میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، علاوہ بریں انٹرنیٹ پر بہت سا مواد آڈیو کی شکل میں سننے کے لیے موجود ہے، جسے زیادہ تر علماے عرب ہی نے خدمت خلق کے لیے اور دکھی انسانیت کو سکھی بنانے کی غرض سے مرتب اور اَپ لوڈ کیا ہے؛ لہٰذا اگر کوئی شخص پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا یا کسی اور وجہ سے پڑھ نہیں سکتا تو وہ بذریعہ یوٹیوب YouTube ان 'رقیات' کو ڈاؤن لوڈ کرکے انھیں سن سکتا ہے اور اپنی ہر طرح کی پریشانیوں سے ان شآء اللہ تعالیٰ گلوخلاصی حاصل کرسکتا ہے۔

اللہ جل مجدہ اپنے کلام مقدس کی برکتوں سے ہمیں مالامال کرے، ارضی وسماوی مشکلات ومصائب سے ہمیں محفوظ فرمائے اور اس کی آیتوں میں رکھی شفا سے بیمار انسانیت کو بھلا چنگا کردے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

—— خیر خواہِ انسانیت ——

محمد افروز قادری چریاکوٹی

کلماتِ تبریک و تحسین

مفکراسلام، مصلح قوم وملت ، رازدارِ طریقت وشریعت ،
علامہ مولانا مفتی **محمد عبدالمبین نعمانی** قادری دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم
وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین اِلیٰ یوم الدین ، اَمّا بعد !

یہ دنیا دکھوں اور غموں کی آماج گاہ ہے۔ کسی زمانے میں لوگ نیک ہوتے تھے اور ان کی نیتیں پاک صاف ہوا کرتی تھیں تو ان کی طرف رحمت خداوندی بھی ٹوٹ کر متوجہ ہوتی تھی، ان کی نیکیاں مشکلات کو دفع کردیتی تھیں۔ قرآن پاک اور احادیث کے اَوراد واَدعیہ (دعاوں) پر ان کا یقین بھی ہم سے بہت بہتر اور پختہ ہوا کرتا تھا۔ بزرگ لوگ بھی پہلے پاکیزہ طبیعت اور مخلص ہوتے تھے، للہ فی اللہ دم درود کرتے تو ان کی دعاوں اور پھونکوں میں بڑا اَثر ہوا کرتا تھا۔

پہلے کے لوگ دنیا کمانے اور بڑے آدمی بننے کی ایسی ہوڑ نہیں رکھتے تھے جیسے کہ آج ہر آدمی آسمان پر پہنچنے کی فکر میں لگا ہوا ہے، پہلے شاید باید کسی نے لاکھ روپے دیکھے تھے اور آج کروڑوں کی دھن چڑھی ہوئی ہے، پیسے کمانا اور دنیاوی آلات واَسباب میں آگے بڑھنا فی نفسہٖ چنداں معیوب نہیں، لیکن تحصیل مال اور جلب منفعت کے طور طریقے تو درست ہوں، غلط طریقے سے ایک پیسہ کمانا بھی جائز نہیں، اور اس کے برے اَثرات ونتائج سے دوچار ہونا ضروری ہے۔ یہ صحیح ہے کہ پہلے کے لوگ کم پڑھے لکھے ہوکر بھی خدا سے زیادہ ڈرتے تھے، بزرگوں کا اَدب بھی کرتے تھے، اور آج تو نہ ویسے بزرگ ہیں اور نہ ہی ان کا ویسا اَدب !۔

گناہوں کی نحوستیں اپنا اثر دکھاتی ہیں اور جب اللہ چاہتا ہے تو چھوٹ بھی دے دیتا ہے، جس کی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ سب خیریت ہے، آخرت میں جب ان کی پکڑ ہوگی، اور سخت وشدید سزاوں میں گرفتار ہوں گے تب انھیں معلوم ہوگا کہ گناہ کیا ہے اور اس کی نحوستیں کیا کیا مصیبتیں لاتی ہیں۔ آج تو ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے نہ مرنا ہے، نہ قیامت کے حساب کتاب سے دوچار ہونا ہے، جو کچھ ہے بس یہی دنیا کی زندگی ہے، اور یہاں کا عیش وآرام ہی سب کچھ ہے!۔

آج ہر آدمی بجائے خود پریشان نظر آتا ہے۔ طرح طرح کے اَمراض کا شکار ہے۔ اور بہت کچھ پریشانیوں کے اَسباب، اَجنّہ وشیاطین بھی ہیں، حسدوں نے ہر طرف ڈیرا ڈال رکھا ہے۔ بری نظروں کے برے اَثرات اپنی جگہ ہیں، ملازمین کی چوری اور خیانت تو ایک عام بیماری کی طرح معاشرے کو کھائے جارہی ہے، غریب آدمی اگر کسی تیڑھی بیماری کا شکار ہوگیا تو عالم یہ ہوتا ہے کہ موت ہی بھلی!۔ بڑے لوگ بھی کسی نہ کسی مرض میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں، ڈاکٹروں نے جو کچھ بتایا اور جتنا چاہا چیک اَپ کرایا، کچھ تو صحیح بھی لیتے ہیں اور بہت تو لوٹ لینے کے چکر میں پڑجاتے ہیں، تو دیکھا گیا کہ بڑی بڑی تجوریاں خالی ہوگئیں، بینک بیلنس جواب دے گیا، اونچی بلڈنگوں پر فخر کرنے والے زمین پر آگئے، اور ساری الّی بلّی بھول گئے، غرض پریشان دونوں ہیں، اَمیر ہوں یا غریب، سب علاج کی تلاش میں سرگرداں ہیں؛ لیکن اَسباب پر دھیان نہیں، کیا وجہیں ہیں ان کو تلاش کرکے ان سے بچنا، دور رہنا بھی ضروری ہے، اس کی فکر کوئی نہیں کرتا ، اِلاّ ماشآء اللّٰہ .

اَسباب میں سب سے بڑی چیز ایمان ویقین کی کمزوری ہے، اور کبھی تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے ایمان ہی رخصت ہوچکا ہے، اور بنے ہیں مسلمان!۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ بہت لوگ عام حالات میں بھی اور پریشانی کے عالم میں بھی کفریات بک دیا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے تو دنیا بھی جہنم اور آخرت بھی دوزخ ہی دوزخ؛ اس لیے ہر آدمی کو وقتاً فوقتاً تجدید ایمان کرتے رہنا چاہیے، اور کہنا چاہیے کہ اے اللہ! مجھ سے جانے انجانے میں جو جو گناہ ہوگئے، چھوٹے یا بڑے حتیٰ کہ کفر وشرک بھی سرزد ہوگیا ہو تو الٰہی مجھے معاف کرنا، میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں اور پڑھتا ہوں لا اِلٰہ الا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ .

پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا طریقہ تو یہی استغفار ہے، استغفار کے یہ الفاظ بھی روزانہ پڑھ لیے جائیں تو بہت بہتر ہے :

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ .

روزانہ صبح و شام اس کو سو سو بار پڑھ لیں اور اول آخر درود شریف، جس قدر ہو، یہ بھی سو سو بار ہوجائے تو پھر کیا کہنا، اس کے لیے دنیاوی کاروبار اور مصروفیات سے بس تھوڑے ہی وقت کا نکالنا ضروری ہے اور ہزارہا فوائد و برکات کا حصول آسان ہے۔

زیر نظر مجموعہ آیات، مسمّٰی بہ **'قرآنی علاج'** مستند احادیث اور مشائخ کبار کے اِرشادات کے مطابق تیار کیا گیا ہے، ہے تو یہ قدیم نسخہ، مگر جدید انداز میں پیش کیا جارہا ہے، تاکہ پریشان حال لوگ اسکے ورد سے فائدہ اُٹھائیں، اپنی مشکلات کا حل تلاش کریں اور رجوع الی اللہ پر کاربند ہوجائیں، صرف خود غرضانہ تلاوت نہ کریں کہ مشکل آسان ہوتے ہی چھوڑ بیٹھیں، ہاں! یہ ہوسکتا ہے کہ مقصود پورا ہونے کے بعد اس مجموعے کو صرف ایک بار روزانہ پڑھ لیا کریں، آیات میں تکرار کی جہاں جہاں صراحت ہے وہ ضروری نہیں، ہاں جب تک پریشانیاں پیچھا نہ چھوڑیں تمام ہدایات کا لحاظ کریں۔

قرآن کریم میں خداوند قدوس نے خود صراحت فرمائی ہے کہ یہ قرآن ہدایت و شفا ہے، لیکن اس قدر کے ساتھ کہ پڑھنے والے ایمان والے ہوں، ایمان جس قدر پختہ اور کامل ہوگا اسی قدر فوائد و برکات حاصل ہوں گے۔ آیت اور اس کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ [فصلت]:۴۱/۴۵)

(اے محبوب!) تم فرماؤ وہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لائے ان کے کانوں میں ٹینٹ ہے، اور وہ ان پر اندھاپن ہے۔

رئیس المفسرین حضرت صدر الافاضل مراد آبادی علیہ الرحمہ اس کے تحت فرماتے ہیں :

(یہ قرآن) حق کی راہ بتاتا ہے، گمراہی سے بچاتا ہے، جہل وشک وغیرہ قلبی اَمراض سے شفادیتا ہے اور جسمانی اَمراض کے لیے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا دفع مرض کے لیے موثر ہے۔ (خزائن العرفان:۸۶۵ مطبوعہ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ)

اور فرماتے ہیں: جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ قرآن سننے کی نعمت سے محروم ہیں (اور سنتے بھی ہیں تو اس کے اثرات سے محروم ہیں، گویا اندھے ہیں کہ دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے اور شکوک وشبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔

یہ آیات جو مشکلات کے حل میں مؤثر ہیں، بھوت پریت، جن جنات کے برے اثرات سے بھی چھٹکارا دلاتی ہیں، غربت مفلسی اور دیگر پریشانیوں میں بھی ایک مفید و کارآمد عمل کا درجہ رکھتی ہیں، مایوسی اور پست ہمتی کو دور کرنے میں بھی ان سے کام لیا جاسکتا ہے، لیکن شرط یہی ہے کہ انھیں صحت کے ساتھ پڑھا جائے، اس کی اِفادیت پر یقین کامل رکھا جائے، گناہوں اور شکوک وشبہات سے اپنے کو دور رکھا جائے، تو کامیابی یقینی ہے، اور عجلت سے بھی بچا جائے، دعائیں کوئی ضروری نہیں کہ فوراً قبول ہوجائیں، کچھ وقت بھی لگ سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ 'خدا کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے'۔ اس لیے صبر سے کام لیا جائے اور خدا کی رحمت کا انتظار کیا جائے، اخلاص بہرحال شرط ہے، جس کا فقدان آج کل عام ہے۔

مرتب کتاب عزیزی مولانا **محمد افروز قادری چریاکوٹی** -- زید علمہ وفضلہ- ایک دردمند انسان، کئی ایک کتابوں کے مصنف، اور نیک وہمدرد عالم دین ہیں، وہ اپنے اسلامی بھائیوں کی پریشانیاں دیکھ کر دل گرفتہ ہوجاتے ہیں۔ یہ کتاب دراصل اُن کے سوزِ دروں کی علامت، اور اُن کی فکرمندی کی روشن دلیل ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اہل ایمان اس مجموعے کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے، اور اس سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں گے۔ خدائے قدیر وغافر مولانا موصوف کو جزائے خیر سے نوازے اور اس قسم کے مزید دینی و علمی واِصلاحی کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ و آلہ التحیۃ والتسلیم۔

(مولانا) محمد عبد المبین نعمانی قادری

۱۲/ رجب المرجب ۱۴۳۸ھ۔ دار العلوم قادریہ، چریاکوٹ، مئو (یوپی)

'قرآنی علاج' کا ثبوت و سند

قبل اس کے کہ ہم قرآنی علاج و وظیفے کا آغاز کریں بہتر ہوگا کہ اس کی اسناد سے متعلق کچھ ضروری باتیں قارئین کے گوش گزار کردیں، تاکہ انھیں اس تعلق سے کوئی الجھن نہ رہے اور وہ پورے اِنہماک اور یکسوئی کے ساتھ اس کی قراءت و سماعت کریں اور باذن اللہ اپنی پریشانیوں اور دکھوں سے نجات پائیں۔

تفسیر وحدیث کا ذخیرہ کھنگالنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں خدمت خلق کے پیش نظر جادو، ٹونا، آسیبی خلل، زمینی و آسمانی حوادث اور جناتی اَثر و نظر وغیرہ دور کرنے کے تعلق سے بہت سی دعائیں اور آیات وغیرہ بیان کی گئی ہیں۔ انھیں میں ایک وہ (۳۳) تینتیس آیات والی مشہور حدیث بھی ہے جسے حدیث کی بہت سی کتب میں درج کیا گیا ہے اور جس پر ہر دور میں مشایخ واکابر نے عمل بھی کیا ہے، وہ ان کے معمولات میں بھی شامل رہی ہیں اور ان کے ذریعہ خلق خدا کو بہت سے روحانی وجسمانی دکھوں اور الجھنوں سے نجات بھی ملی ہے۔ قرآنی علاج کے ثبوت والی وہ حدیث صحاحِ ستہ میں سے ایک اہم کتاب سنن ابن ماجہ کے حوالے سے ہم یہاں نقل کررہے ہیں :

عن أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ لِي أَخًا وَجِعًا قَالَ مَا وَجَعُ أَخِيكَ قَالَ بِهِ لَمَمٌ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ قَالَ فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهِ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَمِعْتُهُ عَوَّذَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَتَيْنِ مِنْ وَسَطِهَا {وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ} وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِهَا وَآيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ

أَحْسِبُهُ قَالَ {شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ} وَآيَةٍ مِنْ الْأَعْرَافِ {إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ} الْآيَةَ وَآيَةٍ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ {وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ} وَآيَةٍ مِنْ الْجِنِّ {وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا} وَعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْحَشْرِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَامَ الْأَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَأَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ - (سنن ابن ماجہ:۱۰/۳۹۰حدیث نمبر:۳۵۳۹)

ترجمہ: صحابیِ رسول حضرت ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک اَعرابی (بدو) آیا اور عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ! میرے بھائی کو کچھ تکلیف ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: اسے کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: اس کے اندر ہلکی سی جنونی کیفیت ہوگئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اُسے میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ اس کو حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے اس کی شفاو حفاظت کے لیے سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی اِبتدائی چار آیتیں، اور بیچ سے دو آیت {وَإِلَٰهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ}، آیت الکرسی، اور پھر آخر سورۂ بقرہ کی تین آیتیں، آل عمران کی ایک آیت، (راوی کہتے ہیں) میں سمجھتا ہوں وہ یہ تھی {شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ}، اَعراف کی آیت: {إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ}، سورۂ مومنون کی آیت {وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ}، سورۂ جن کی آیت {وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا}، سورۂ صافات کی اِبتدائی دس آیتیں، سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں، سورۂ اخلاص، اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھی۔ حضور ﷺ کا پڑھنا تھا کہ وہ شخص اُٹھ کر ایسے کھڑا ہوگیا جیسے اسے کبھی کوئی تکلیف ہی نہ تھی!۔

اسی سے ملتی جلتی ایک روایت مسند احمد بن حنبل اور مستدرکِ حاکم میں بھی ہے۔

اور اورادو وظائف کی مشہور و معتبر کتاب 'الحصن الحصین' (مصنفہ علامہ ابن جزری علیہ الرحمۃ والرضوان) میں بھی اس کو پڑھنے کا طریقہ اور اس سے ملنے والا فائدہ بتایا گیا ہے۔ نیز شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی تاحیات اس کے عامل تھے، چنانچہ 'معمولاتِ عزیزی' میں اس کی قدرے تفصیل موجود ہے۔

ان (۳۳) تینتیس آیات کو آیات الحرَس، آیات الحرب، آیات الحرز اور آیاتُ الخوف بھی کہتے ہیں۔اس کی اہمیت وافادیت اور نتیجہ خیزی پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے پیر طریقت، مبلغ رشدو ہدایت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالمبین نعمانی قادری–دامت فیوضہم العالیہ–رقم طراز ہیں :

'قرآن مجید کی صداقت پر ایمان رکھنے والے مسلمان کلامِ پاک کی شِفا اور بے شمار روحانی اور مادّی برکتوں کا یقین رکھتے ہیں۔ ۳۳ آیاتِ حَرز کو یکجا اس لیے لکھ دیا جاتا ہے کہ لوگ آسانی سے چند منٹ صرف کر کے یومیہ اس کا وِرد کر لیا کریں تاکہ ان آیتوں کی برکت سے بہت سی بیماریوں اور دکھوں سے نجات ملے۔ان آیاتِ حَرز کی برکتوں کے باب میں بعض قیمتی شہادتیں درج ذیل ہیں :

(۱) اِمام الحرمین حضرت علامہ ابو محمد عبداللہ یمنی معروف بہ امام یافعی (م ۷۶۸ھ) نے اپنی بے نظیر تالیف 'الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم' میں تحریر فرمایا ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن رات میں ایک بار یہ آیات پڑھ لیا کرے وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا، نہ اُسے کوئی درندہ دکھ دے گا اور نہ کوئی چور اسے نقصان پہنچائے گا۔ان آیات کا نام 'آیات الخوف' یا 'آیات الحرَس' (نگہبانی کی آیات) ہے، اور یہ آیتیں حِصن (قلعہ) ہیں اور ان میں ہر بیماری کے لیے شفا ہے، جن میں سے ایک جذام اور برص بھی ہے۔

(۲) حضرت ابوبکر محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۰ھ) سے منقول ہے کہ ہم کسی سفر میں تھے، ایک نہر پر قیام ہوا۔ لوگوں نے ڈرایا کہ یہاں لوگ لُوٹ لیے جاتے ہیں۔ یہ سن کر میرے سب

رفیق وہاں سے چل دیے؛ مگر میں چوں کہ ایک حرز پڑھا کرتا تھا، اس لیے وہاں ٹھہرا رہا۔ جب رات ہوئی، ابھی سونے نہ پایا تھا کہ چند آدمی شمشیر بکف آئے؛ مگر مجھ تک نہ پہنچ سکے۔ جب صبح کو وہاں سے چلا تو ایک شخص گھوڑے پر سوار ملا اور مجھ سے بولا کہ ہم لوگ شب میں ستر (۷۰) بار سے زائد تیرے پاس آئے؛ مگر درمیان میں ایک آہنی دیوار حائل ہو ہو جاتی تھی۔ میں نے کہا: یہ ان آیات کی برکت ہے۔ چنانچہ اس شخص نے عہد کیا کہ اب یہ کام نہ کروں گا۔

یہ (۳۳) تینتیس آیتیں ہیں ان کے پڑھنے سے آسیب، درندہ، چور اور ہر قسم کی بلا وآفت دفع ہوتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان میں سو بیماریوں سے شفا ہے۔ محمد بن علی فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں ایک بوڑھے کو فالج ہو گیا تھا اس پر یہ آیتیں پڑھی گئیں تو اس کو شفا ہو گئی'۔ (سولہ سورہ رضویہ مع اضافہ جدیدہ، مرتبہ مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری، ص:۲۳۵۔ مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی ۲۰۱۲ء)

بے شک قرآن کا پڑھنا باعث شفا ہے۔ حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ 'بے شک مریض کے قریب جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو وہ اپنی تکلیف میں افاقہ محسوس کرتا ہے'۔ اور وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں آج آپ کو درست حالت میں دیکھ رہا ہوں تو انھوں نے فرمایا: اِنَّہٗ قُرِئَ عِندِی القُرآنُ. یعنی میرے پاس قرآن مجید پڑھا گیا ہے (یہ اسی کی برکت سے ہوا ہے)۔ (شعب الایمان: حدیث:۲۵۷۹)

علاوہ بریں تجربات اور لوگوں کے مشاہدات گواہ ہیں کہ یہ آیات (جنھیں منزل بھی کہا جاتا ہے) آسیب و سحر اور بعض دیگر خطرات و حوادث سے حفاظت کے لیے ایک آزمودہ وظیفہ اور مجرّب عمل ہیں۔ القول الجمیل میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ تینتیس (۳۳) آیات جادو کے اثر کو دور کرتی ہیں اور ان کے ذریعہ شیاطین، چور اور درندوں سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

اب ہم ان ۳۳ آیات کو ایک خاص ترتیب سے یہاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں، اِفادۂ عام کی غرض سے اور اس کو مزید موٴثر بنانے کے لیے اس میں بزرگوں کے معمولات سے بعض مجرّب اور آزمودہ آیتوں کا اِضافہ بھی کردیا گیا ہے، تاکہ یہ عمل خلق خدا کے لیے اور زیادہ نفع بخش، فائدہ رساں اور تیر بہدف ثابت ہو۔

کیا آپ واقعی پریشان ہیں؟

کیا آپ اپنی زندگی میں کسی فکر، غم، دکھ، اور نہ ختم ہونے والی پریشانیوں سے دوچار ہیں؟ ـــــــ کیا آپ ایسی جسمانی، روحانی یا نفسانی بیماریوں کا شکار ہیں، جن کا علاج آپ کو نہیں مل پارہا؟ ـــــــ کیا آپ اپنے فرائض کو اَدا کرنے میں سستی اور نفسانی خواہشات اور گناہوں کو کرنے میں چستی محسوس کرتے ہیں؟ ـــــــ کیا آپ اپنے ذہن و دماغ پر کچھ ایسا دباؤ محسوس کرتے ہیں جن کی وجہ سے آپ کسی کام کے نہیں رہے؟ ـــــــ کیا آپ اپنی زندگی میں کچھ ایسی منفی تبدیلیاں پارہے ہیں جن کا سبب آپ نہیں جانتے؟ ـــــــ کیا آپ واقعتًا اپنی زندگی سے بیزار ہوچکے ہیں، اور طرح طرح کے اَوہام وشکوک نے آپ کا جینا دوبھر کردیا ہے؟ اگر معاملہ کچھ ایسا ہے تو آپ۔الحمدللہ۔ان تمام سوالات کے علاوہ بہت ساری بیماریوں اور پریشانیوں کا تشفی بخش حل اس مختصر سے مجموعے کے اندر پائیں گے۔ اللہ نے چاہا تو یہ مجموعہ ہر پڑھنے والے کے دکھ درد کا مداوا بنے گا اور اسے اس کی دلی مراد ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے خصوصی حفظ واَمان میں رکھے، اَرضی وسماوی آفات وبلیات سے حفاظت فرمائے، اور نیکیوں کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور گناہوں کے ہر کام سے گھن کرنے اور دور بھاگنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔
آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

شرائطِ علاج

مندرجہ ذیل شرائط کو پوری توجہ سے پڑھیں تاکہ 'علاجِ قرآنی' سے پورا پورا فائدہ ملے۔

ا: اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ قرآن مجید سراپا شفا و برکت ہے۔ اس کی آیتوں میں رب کریم نے داروے شفا رکھ دی ہے۔ اور جنم جنم کے روگی اس سے شفایاب ہوئے ہیں؛ لیکن اگر 'قرآنی علاج' کی آیتوں کو پڑھنے کے بعد آپ کو خدانخواستہ کسی وجہ سے شفا نہ مل سکے تو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، اسے اپنے عمل کی کوتاہی یا اِخلاص کی کمی پر محمول کریں، یا یہ کہ وہی آپ کا نوشتہ تقدیر ہے، جس کی وجہ سے شفا نہ ملی، یعنی خدا کے فیصلے پر راضی رہیے، اور یہ ذہن میں رکھیے کہ میرا رب میرے اچھے یا بُرے کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے، اور وہ جو کرے گا میرے حق میں بہتر ہی ہوگا۔ تاہم آپ کو اس کے ساتھ اس بات کی خوشی بھی ہونی چاہیے کہ جتنے دنوں تک آپ نے عمل تلاوت جاری رکھا، اور خود کو اس مقدس وظیفے میں لگائے رکھا، اس کا اَجر و ثواب یقیناً ضائع نہیں ہوگا اور خداے کریم ضرور اس کا بہتر سے بہتر بدلا عطا فرمائے گا۔

یہی وہ کتابِ مقدس ہے کہ جس کا محض پڑھنا بھی دنیا و آخرت میں بھلائی کا ضامن ہے، اس سے مرادیں بَر آتی ہیں، مقاصد پورے ہوتے ہیں اور رحمت خداوندی بندوں کی طرف ٹوٹ کر متوجہ ہوتی ہے۔ ایک حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: 'جس بندے کو قرآن میرے ذکر

اور مجھ سے سوال کا موقع نہیں دیتا، میں اس کو مانگنے والوں سے کہیں زیادہ عطا کرتا ہوں‘۔ (مشکوٰۃ المصابیح:۱۸۶)

۲: یہ آیتیں ایک طرح کی دعا ہیں، اور دعا کے تعلق سے تاجدارِ کائنات ﷺ نے ہمیں یہ طریقہ تعلیم فرمایا ہے کہ 'تم اللہ تعالیٰ سے دعا اِس طرح مانگو کہ تمھیں اس کی قبولیت کا مکمل یقین ہو‘۔ (سنن ترمذی، حدیث:۳۸۱۶) یعنی مرے اور بجھے ہوئے دل کے ساتھ دعا نہ کرو کہ نہ معلوم قبول ہوگی یا نہ ہوگی، بلکہ بندہ اس کا یقین کامل رکھے کہ میری دعا ضرور قبولیت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گی اور میری مراد مجھے مل کے رہے گی۔ کیوں کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ اُٹھے ہوئے ہاتھ کو خالی پھیر دے، بلکہ وہ فرماتا ہے کہ 'جب کوئی دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتا ہے تو مجھے حیا آتی ہے کہ میں اسے یوں ہی کھالی لوٹا دوں‘۔ یعنی اس کی دعا قبول ہوجاتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث:۳۸۶۵)

۳: ان آیتوں کی تلاوت کے دنوں میں آپ زیادہ سے زیادہ غربا و مساکین کا خیال رکھیے، انھیں صدقہ و خیرات دیتے رہیے؛ کیوں کہ حدیث میں آیا کہ 'صدقہ بلا دور کرتا ہے اور بری موت سے نجات دلاتا ہے‘۔

آپ ذرا سوچیں کہ اگر آپ کسی ڈاکٹر یا بڑے ہاسپٹل میں جاتے تو کتنا خرچ ہوتا، اور یہاں تو آپ گھر بیٹھے بیٹھے مفت علاج کررہے ہیں، لہٰذا صدقات کی کثرت کریں اور جی کھول کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں لٹائیں، اس کی برکت سے -ان شاء اللہ- آپ کی مشکلات کے بادل جلدی چھٹ جائیں گے۔

۴: قرآن کا پڑھنا چوں کہ شیطان پر بہت بھاری ہے، اور کبھی نہیں چاہتا کہ بندہ اللہ کے کلام کو پڑھ کر اس کی رحمتوں سے مالامال ہو، اس لیے وہ طرح طرح سے بہکاتا رہتا ہے۔ تلاوت سے قبل أعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنے کی ایک حکمت یہ

بھی ہے کہ شیطان کے وسوسوں اور اس کے خطرات سے محفوظ ہوجایاجائے۔ توان آیات کی تلاوت کے دوران شیطان یاآسیبی اَثرات بھرپور کوشش کریں گے کہ آپ کا یہ عمل روک دیں، کبھی آپ پر سستی طاری ہوگی، کبھی نیند کا غلبہ، کبھی سر درد، کبھی چکر اور کبھی گھبراہٹ وغیرہ محسوس ہوگی؛ مگر آپ کو یہ چیزیں خاطر میں نہیں لانا، اور لگاتار ان آیتوں کو شفاکی نیت سے پڑھتے رہنا ہے۔

ہاں!اگر اُلٹی یا دست آنا شروع ہوجائے تو ان سے فراغت کے فوراً بعد پھر تلاوت میں لگ جائیں، اور اس وقت تک تلاوت جاری رکھیں، جب تک روگ کی رگ کٹ نہیں جاتی اور آپ پورے طور پر بھلے چنگے نہیں ہوجاتے۔ سستی کاہلی اور نیند کو دور کرنے کا ایک مجرب عمل یہ ہے کہ تازہ وضو کرلے، ان شاء اللہ اس سے چستی اور نشاط کی کیفیت پیداہوجائے گی۔

۵: جب ان آیات اور سورتوں کو پڑھنے بیٹھیں تو ساتھ میں پانی بھرا بوتل رکھنا نہ بھولیں۔ چند آیتیں یا سورت پڑھنے کے بعد اس پانی پر دم کرتے رہیں، اور ساتھ اپنے سینے پر بھی پھونکیں اور دونوں ہاتھوں پر دم کرکے پورے بدن پر پھیریں۔ اس سے جلد شفایابی کی اُمید ہے، اور یہ ہمارے بزرگوں کا مجرب وآزمودہ نسخہ ہے۔

٦: اس قرآنی علاج کو اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک آپ کو مکمل فائدہ نہیں ہوجاتا۔ خواہ اس میں کئی ماہ بیت جائیں یا سال ہی کیوں نہ لگ جائے۔ کیوں کہ جب مرض بڑا ہوگا تو ظاہر ہے اس کا اِزالہ بھی دیر سے ہوگا۔ جیسے ڈاکٹروں کے یہاں کسی کسی مرض کا علاج سالہاسال جاری رہتا ہے۔

۷: ان آیتوں کو مسلسل نمازِ فجر سے عشا تک پڑھتے رہنا ہے، بیچ میں بس اہم اور ضروری کاموں کے لیے وقفہ کریں؛ ورنہ برابر پڑھتے یا سنتے رہیں، اس لیے کہ آپ زیر

علاج ہیں۔ ہر چند کہ شیطان سونے کے لیے مجبور کرے گا، سستی دلائے گا؛ مگر آپ کو یہ عمل جاری رکھنا ہے، ہاں! ظہر بعد تھوڑی دیر کے لیے بس قیلولہ کرلیں کہ یہ سنتِ مصطفےٰ ﷺ بھی ہے۔

۸: ان آیتوں کو آپ پڑھ بھی سکتے ہیں اور کسی صحیح خواں سے سن بھی سکتے ہیں۔ اسی لیے کتاب کے ساتھ ہم نے آڈیو سی ڈی کا بھی اہتمام کر دیا ہے، لیکن سننے کے مقابلے میں پڑھنے کا اَثر زیادہ ہوتا ہے، اس لیے پڑھنے ہی کو ترجیح دیں۔ سی ڈی دراصل ان لوگوں کے لیے ہے جو بالکل نہیں پڑھ پاتے یا مصروفیت کی وجہ سے وقت نہیں مل پاتا تو چلتے پھرتے یا کام کرتے ہوئے براہِ راست یا ایئرفون کے ذریعہ سنتے رہتے ہیں۔ تاہم پڑھنے والوں کو بھی چاہیے کہ حروف کے صحیح تلفظ کا مکمل اِہتمام کریں، اور آدابِ تلاوت کا بھرپور خیال رکھیں تاکہ اس کی برکتیں بتمام وکمال جلد اَز جلد حاصل ہوں۔

(مرض و سحر وغیرہ جانچنے کا پیمانہ)

۹: مریض جب ان آیات کو مسلسل پڑھتا یا سنتا رہے گا تو اگر واقعتاً اس کو مرض ہے تو اس کا اَثر ظاہر ہونا شروع ہو جائے گا۔ جس کی علامات یہ ہیں:

اگر اس پر جادو کا اَثر ہے تو اس کے جسم یا کسی دوسری مخصوص جگہ پر درد بڑھنے لگے گا۔ اور اگر کھانے کی چیزوں کے ذریعہ سحر کیا گیا ہے تو پیٹ میں سخت تکلیف شروع ہو جائے گی، اور بہت زیادہ قے اور اُلٹیاں ہوں گی۔ اور اگر اس پر جناتی اَثر ہوگا تو اس کے سر میں درد یا جسم کے اندر عجیب قسم کی حرکتیں شروع ہونے لگیں گی۔ اور اگر ان آیات کو چند ایک بار پڑھنے یا سننے کے بعد کوئی اَثر نہیں ہوتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بیماری نہیں ہے، اور اگر کچھ ہوگی بھی تو وہ علاج سے ختم ہو جائے گی، لیکن اگر سنکر بھی تکلیف باقی ہے تو جب تک تکلیف ختم نہیں ہوجاتی پڑھتے یا سنتے رہنا چاہیے۔

نوٹ: قرآن کو پڑھتے رہنے کا معمول بنالیں، ایسا نہ ہو کہ جب مشکل اور پریشانی کا حملہ ہو تب قرآن یاد آئے؛ ورنہ اس سے منہ پھیرے رہیں، یہ دراصل اہل ایمان کا شیوہ نہیں!۔ قرآن کتابِ زندگی اور دستورِ حیات ہے اس سے زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی حاصل کرنا چاہیے۔

۱۰: آیتیں پڑھنے کا طریقہ خوب اچھی طرح سمجھ لیں تاکہ کوئی چوک نہ ہو :

⊙ جہاں اعوذ باللہ لکھی ہے وہاں صرف اعوذ باللہ پڑھنا ہے اور جہاں اعوذ باللہ کے ساتھ بسم اللہ ہے وہاں دونوں کو پڑھنا ہے۔

⊙ جن آیات یا آیت کے کسی ٹکڑے کو ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھنا ضروری ہے، اس کے نیچے لکیر کھینچ دی گئی ہے اور اس کے آگے تعداد لکھ دی گئی ہے کہ آیت کو کتنی مرتبہ پڑھنا ہے مثلاً سورۂ فاتحہ کی آیتوں کے نیچے لکیر کھینچ کر کتنی مرتبہ پڑھنا ہے اس کی تعداد اس طرح [3 **مرتبہ**] لکھ دی گئی ہے۔ اسی طرح دوسری لکیر کھینچی ہوئی آیتوں کو ان کے آگے لکھی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھنا ضروری ہے۔

⊙ جن سورتوں (جیسے سورۂ فاتحہ، اخلاص اور فلق وغیرہ) کو چند مرتبہ پڑھنے کا اِشارہ دیا گیا ہے ان کو ہر مرتبہ بسم اللہ کے ساتھ ہی پڑھا جائے۔

⊙ اور جن آیتوں کے نیچے کوئی لکیر نہیں کھینچی گئی ہے ان آیتوں کو صرف ایک ہی مرتبہ پڑھنا کافی ہے۔

⊙ پڑھنے والے کو چاہیے کہ قراءت کے ضروری مسائل جان لے، اس کے لیے راقم الحروف کی کتاب '**بَرکات الترتیل**' بہت مفید ہے۔

⊙ قواعد کو جاننے کے ساتھ کسی اچھے قاری سے ان آیات کو مشق بھی کرلے کہ بغیر استاذ کے قراءت کی درستی بہت مشکل ہے۔ قراءت سکھانے والی سیڈیاں بھی آتی ہیں ان سے بھی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔

33 آیات مع اِضافہ جات

بہتر یہ ہے کہ 'قرآنی علاج' کو 'اَذان' سے شروع کریں؛ کیوں کہ قضاے حاجات اور دفعِ بلیات کے لیے اَذان کی قوت و تاثیر مسلّم ہے۔ جب اَذان پوری ہوجائے تو اس کے بعد سورۂ فاتحہ سے باضابطہ 'قرآنی علاج' کا آغاز کریں۔ ترتیبِ تلاوت حسب ذیل ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳﴾ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾

[3 مرتبہ] (سورۂ فاتحہ:1/1-7)

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۖۛ فِیۡهِ ۚۛ هُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ هُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ٭ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ وَ عَلٰی سَمۡعِهِمۡ ؕ وَ عَلٰۤی اَبۡصَارِهِمۡ غِشَاوَۃٌ ۫ وَّ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ٪﴿۷﴾ (سورۃ بقرہ:2/1-7)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ [3 مرتبہ]

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ [3 مرتبہ]

وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ؕ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ [3 مرتبہ]

وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ [5 مرتبہ]

وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۲ (سورۂ بقرہ: 102/2)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ [3 مرتبہ]
مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ [3 مرتبہ]

(سورۂ بقرہ:109/2)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ؕ (سورۂ بقرہ:137/2)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ

رٰجِعُوْنَ ۝﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝﴿۱۵۷﴾ (سورۂ بقرہ:2/156-157)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝﴿۱۶۳﴾

[3 مرتبہ] (سورۂ بقرہ:2/163)

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ

وَ الْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَآ

اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ

مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۠ وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ

السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

يَّعْقِلُوْنَ ۝﴿۱۶۴﴾ (سورۂ بقرہ:2/164)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ۫ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۝ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ۬ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ (سورۂ بقرہ:2/255-257)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ٝ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ٚ وَ اغْفِرْ لَنَا ٚ وَ ارْحَمْنَا ٚ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ (سورۃ البقرۃ:2/284-286)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ؕ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ
الْاِنْجِيْلَ ۙ﴿۳﴾ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ۬
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ
عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي
الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ ؕ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي
الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾
هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ
الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ
فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ۫
وَ مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝٨ (سورۂ آل عمران:3/1-8)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١٨ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝١٩ (سورۂ آل عمران:3/18-19)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ

الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ، وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٦ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي
النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ، وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ، وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۝٢٧ (سورۂ آل عمران: 3/26-27)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي
الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٨٥ (سورۂ آل عمران: 3/85)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۫

وَ لَمۡ یُصِرُّوۡا عَلٰی مَا فَعَلُوۡا وَ هُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ وَ نِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ ﴿۱۳۶﴾ (سورۃ آل عمران:3/135-136)

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

اَلَّذِیۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَکُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِیۡمَانًا ٭ۖ وَّ قَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَ نِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضۡلٍ لَّمۡ یَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۷۴﴾ (سورۃ آل عمران:3/172-173)

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَ لِلّٰهِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ

قَدِيۡرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ
وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ
قِيٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰى جُنُوۡبِهِمۡ وَ يَتَفَكَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ
السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ، رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ، سُبۡحٰنَكَ
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ
اَخۡزَيۡتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا
مُنَادِيًا يُّنَادِیۡ لِلۡاِيۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا
فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ كَفِّرۡ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ
الۡاَبۡرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخۡزِنَا
يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسۡتَجَابَ لَهُمۡ
رَبُّهُمۡ اَنِّیۡ لَاۤ اُضِيۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى ۚ
بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ
دِيَارِهِمۡ وَ اُوۡذُوۡا فِیۡ سَبِيۡلِیۡ وَ قٰتَلُوۡا وَ قُتِلُوۡا لَاُكَفِّرَنَّ

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۝۱۹۵ لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ۝۱۹۶ۙ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ۝۱۹۷ لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ۝۱۹۸ وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝۱۹۹ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۠ ۝۲۰۰ (سورۂ آل عمران:189/3-200)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

[7مرتبہ]

فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾ (سورۂ نساء:54/4)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ (سورۂ انعام:17/6)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ

يَطۡلُبُهٗ حَثِيۡثًا ۙ وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ وَ النُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۵۴﴾ اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿ۚ۵۵﴾ وَ لَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَ ادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۶﴾ (سورۃ اَعراف:7/54-56)

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

قَالُوۡا يٰمُوۡسٰۤى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَ اِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ نَحۡنُ الۡمُلۡقِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلۡقُوۡا ۚ فَلَمَّاۤ اَلۡقَوۡا سَحَرُوۡۤا اَعۡيُنَ النَّاسِ وَ اسۡتَرۡهَبُوۡهُمۡ وَ جَآءُوۡ بِسِحۡرٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۱۶﴾ [5مرتبہ]

وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰۤى اَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلۡقَفُ مَا يَاۡفِكُوۡنَ ﴿ۚ۱۱۷﴾

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ [13مرتبہ]

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ [3مرتبہ]

وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ [3مرتبہ]

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ مَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ [2مرتبہ] (سورۃ اَعراف:7/115-126)

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

وَيَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۙ﴿۱۴﴾ [3مرتبہ](سورۂ توبہ:14/9)

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ ﴿۵۷﴾ [3مرتبہ](سورۂ یونس:57/10)

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوۡۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوۡسٰٓى اَ تَقُوۡلُوۡنَ لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمۡ ؕ اَسِحۡرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُوۡنَ ﴿۷۷﴾ [5مرتبہ]

قَالُوۡۤا اَجِئۡتَـنَا لِتَلۡفِتَـنَا عَمَّا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا وَ تَكُوۡنَ لَـكُمَا الۡكِبۡرِيَآءُ فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَمَا نَحۡنُ لَـكُمَا بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ ائۡتُوۡنِىۡ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيۡمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ

السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ﴿۸۰﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ [3مرتبہ]

اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ [7مرتبہ]

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ﴿۸۲﴾ [3مرتبہ] (سورۂ یونس:10/76-82)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ○ [3مرتبہ](سورۂ نحل:69/16)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ

تَسۡبِیۡحَھُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًا ﴿ۙ۴۵﴾ وَّ جَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِھِمۡ اَکِنَّۃً اَنۡ یَّفۡقَھُوۡہُ وَ فِیۡۤ اٰذَانِھِمۡ وَقۡرًا ؕ وَ اِذَا ذَکَرۡتَ رَبَّکَ فِی الۡقُرۡاٰنِ وَحۡدَہٗ وَلَّوۡا عَلٰۤی اَدۡبَارِھِمۡ نُفُوۡرًا ﴿۴۶﴾ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَسۡتَمِعُوۡنَ بِہٖۤ اِذۡ یَسۡتَمِعُوۡنَ اِلَیۡکَ وَ اِذۡ ھُمۡ نَجۡوٰۤی اِذۡ یَقُوۡلُ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ﴿۴۷﴾ اُنۡظُرۡ کَیۡفَ ضَرَبُوۡا لَکَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَبِیۡلًا ﴿۴۸﴾ (سورۂ بنی اسرائیل:17/44-48)

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ [3 مرتبہ]

وَ لَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ (سورۂ بنی اسرائیل:17/82)

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ۚ وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَ ابۡتَغِ بَيۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا ﴿۱۱۰﴾ وَ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ لَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّ لَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِيۡرًا ﴿۱۱۱﴾ (سورۂ بنی اسرائیل:17/110-111)

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰى عَبۡدِهِ الۡكِتٰبَ وَلَمۡ يَجۡعَلۡ لَّهٗ عِوَجًا ؕ﴿۱﴾ سکتہ قَيِّمًا لِّيُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِيۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡهُ وَيُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾ مَّاكِثِيۡنَ فِيۡهِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّ يُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ قَالُوا

اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا لِاٰبَآىِٕهِمْ ؕ
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا
كَذِبًا﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ
يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ
زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴿۷﴾ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ
مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا﴿۸﴾ؕ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ
الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا﴿۹﴾ اِذْ اَوَى
الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ
هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا﴿۱۰﴾ (سورۂ کہف:18/1-10)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَلَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا

بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ۚ﴿۳۹﴾ [5 مرتبہ] (سورۃ کہف:39/18)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۙ﴿۱۰۰﴾ اِلَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَ كَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۚ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ؕ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ

بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ رُسُلِيْ هُزُوًا۝۱۰۶ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۝۱۰۷ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا۝۱۰۸ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۝۱۰۹ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۝۱۱۰ (سورۂ کہف:18/100-110)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَ لَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى۝۵۶ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى۝۵۷ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ

نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ
الزِّيْنَةِ وَ اَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ
فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا
تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَ قَدْ خَابَ
مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾ فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا
النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ
يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ
الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ
الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّاۤ اَنْ
نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ
عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾
فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ
اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾

[7مرتبہ]

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿۷۰﴾

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ

عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ

خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ وَ لَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ

اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿۷۱﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ

الْبَيِّنٰتِ وَ الَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا

تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۷۲﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا

خَطٰيٰنَا وَ مَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّ

اَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا

يَمُوْتُ فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾ وَ مَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ (سورۂ طٰہٰ:20/56-76)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۴﴾ (سورۂ انبیاء:21/83-84)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ

فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٨٧ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَ كَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٨٨ (سورۂ انبیاء:21/87-88)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝٩٧ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝٩٨ [3مرتبہ] (سورۂ مؤمنون:23/97-98)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝١١٥ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝١١٦ وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا

يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ (سورۂ مؤمنون:23/115-118)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِیْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ يَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾ۙ (سورۂ نور:35/24)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ۙ [3 مرتبہ] (سورۂ شعراء:80/26)

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا ۙ﴿۳﴾
اِنَّ اِلٰـہَکُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا
وَ رَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَۃِۣ
الۡکَوَاکِبِ ۙ﴿۶﴾ وَ حِفۡظًا مِّنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا یَسَّمَّعُوۡنَ
اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی وَ یُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ کُلِّ جَانِبٍ ٭ۖ﴿۸﴾ دُحُوۡرًا وَّ
لَہُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾ اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَۃَ فَاَتۡبَعَہٗ
شِہَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ (سورۂ صافات:37/1-10)

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَ اُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۴۴﴾

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۚ﴿۴۵﴾ (سورۂ غافر:40/44-45)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ○ [3 مرتبہ] (سورۂ فصّلت:44/41)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾

[3 مرتبہ]

وَ مَنۡ لَّا یُجِبۡ دَاعِیَ اللّٰہِ فَلَیۡسَ بِمُعۡجِزٍ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَیۡسَ لَہٗ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءُ ؕ اُولٰٓئِکَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ لَمۡ یَعۡیَ بِخَلۡقِہِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یُّحۡیِ َۧ الۡمَوۡتٰی ؕ بَلٰۤی اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۳۳﴾ وَ یَوۡمَ یُعۡرَضُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَلَی النَّارِ ؕ اَلَیۡسَ ہٰذَا بِالۡحَقِّ ؕ قَالُوۡا بَلٰی وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ [3مرتبہ]

فَاصۡبِرۡ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الۡعَزۡمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسۡتَعۡجِلۡ لَّہُمۡ ؕ کَاَنَّہُمۡ یَوۡمَ یَرَوۡنَ مَا یُوۡعَدُوۡنَ ۙ لَمۡ یَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَۃً مِّنۡ نَّہَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَہَلۡ یُہۡلَکُ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾ (سورۂ احقاف:46/29-35)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۳﴾ [3مرتبہ]

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ﴿۳۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ۚ﴿۳۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ (سورۂ رحمٰن:33/55-40)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا

مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ [3مرتبہ] (سورۂ حشر:59/21-24)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرُ ﴿۱﴾

ﮰالَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ ھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ ہَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ ھُوَ حَسِیۡرٌ ﴿۴﴾ [3مرتبہ]

وَ لَقَدۡ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ وَ جَعَلۡنٰھَا رُجُوۡمًا لِّلشَّیٰطِیۡنِ وَ اَعۡتَدۡنَا لَھُمۡ عَذَابَ السَّعِیۡرِ ﴿۵﴾ وَ لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّھِمۡ عَذَابُ جَھَنَّمَ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۶﴾ (سورۃ ملک:67/1-6)

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَ اِنۡ یَّکَادُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَیُزۡلِقُوۡنَکَ بِاَبۡصَارِھِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکۡرَ وَ یَقُوۡلُوۡنَ اِنَّہٗ لَمَجۡنُوۡنٌ ﴿۵۱﴾ (سورۃ قلم:68/51)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

وَ اَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّ لَا وَلَدًا ۝۳ وَّ اَنَّہٗ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْہُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا ۝۴ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَی اللّٰہِ كَذِبًا ۝۵ وَّ اَنَّہٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْھُمْ رَھَقًا ۝۶ وَّ اَنَّھُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّبْعَثَ اللّٰہُ اَحَدًا ۝۷ وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰھَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّ شُھُبًا ۝۸ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْھَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَہٗ شِھَابًا رَّصَدًا ۝۹ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِیْۤ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِھِمْ رَبُّھُمْ رَشَدًا ۝۱۰ (سورۂ جن:72/3-10)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝۳ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَ لِيَ دِيْنِ ۝۶

(سورۂ کافرون:109/1-6)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴ [3مرتبہ] (سورۂ اِخلاص:112/1-4)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ [3مرتبہ] (سورۂ فلق:113/1-5)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

[3مرتبہ] (سورۂ ناس:114/1-6)

اَب جس طرح آپ نے اِس وظیفے کا آغاز 'اَذان' سے کیا تھا، اِس کا اِختتام بھی 'اَذان' سے کیجیے۔ پھر ہو سکے تو یہ دعا پڑھ لیجیے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تَحْفَظَنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءٍ وَّبَلِیَّةٍ وَّاٰفَةٍ وَّعَاهَةٍ وَّعِلَّةٍ وَّفِتْنَةٍ وَّمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ الْکَفَرَةِ الْفَجَرَةِ، وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالِاِنْسِ وَالسَّحَرَةِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۔ اللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذِهِ الاٰیَاتِ الْمُبَارَکَاتِ اِحْفَظْنَا مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَایَا وَالاٰفَاتِ، فَاِنَّکَ اَنْتَ سَامِعُ الدَّعْوَاتِ وَقَاضِیُ الْحَاجَاتِ، وَاشْفِ اللّٰھُمَّ مَرْضَانَا وَمَرْضَی الْمُسْلِمِیْنَ وَاکْفِنَا بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنَا بِفَضْلِکَ وَمَنِّکَ وَجُوْدِکَ وَکَرَمِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا بِذُنُوْبِنَا یَا رَبَّنَا مَنْ لَّا یَخَافُکَ وَلَا یَرْحَمُنَا یَا کَرِیْمُ یَا عَزِیْزُ، وَاغْفِرِ اللّٰھُمَّ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ اَوْصَانِی بِالدُّعَاءِ وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَیَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ ، وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

دُعا، دَوا اور عِلاج

قرآن وحدیث کی روشنی میں چند گزارشات

دکھ، پریشانی، اور تکلیف کیوں آتی ہے، اور انسان اس سے کس طرح چھٹکارا حاصل کرے۔ اور پھر وہ کیا اعمال واُمور ہیں جن کے برتنے سے انسان دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے بچ سکتا ہے۔ قرآن وحدیث میں ساڑھے چودہ سو سال قبل اس تعلق سے جو تعلیمات وہدایات دی گئی ہیں، آنے والی سطور میں انھیں تفصیل سے بیان کیا جارہا ہے :

1: صحت عقیدہ

بے شمار دکھوں، غموں اور پریشانوں کی بنیادی وجہ عقیدے کی خرابی ہے۔ کتنے ہی مسائل ایسے ہیں جو عقیدے کی نعمت سے محرومی کی بنا پر ہمارے لیے مصیبت بنے ہوئے ہیں اور بہت سارے لوگوں کا اس طرف دھیان بھی نہیں۔ صحیح عقیدہ دین اسلام کی بنیاد ہے اور ملت اسلامیہ کی اساس اسی پر قائم ہے اور انسان کے تمام اقوال وافعال اسی وقت صحیح اور بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوں گے جب اس کا عقیدہ صحیح اور درست ہوگا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں عقیدۂ صحیحہ اہل سنت وجماعت پر تاحیات قائم رکھے، ایمان پر خاتمہ نصیب کرے، اور انبیا و صدیقین، شہدا و صالحین کے زمرے میں حشر فرمائے۔ آمین

2: دولت تقویٰ

جس مسلمان کو تقویٰ کی دولت نصیب ہو جائے وہ غموں اور پریشانیوں سے بآسانی چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنی آسانیاں اور کشادگی پیدا کر دیتا ہے کہ وہ

اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔قرآن گواہی دیتا ہے: وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓي اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ٥ (سورۃ الاعراف: ۹۶/۷)

اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔

ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ .... وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ٥ (سورۃ الطلاق:۲تا۴)

اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے (یعنی آزمائشوں، مصیبتوں، غموں اور پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادیتا ہے) اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے (ہر) کام میں آسانی کردے گا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'اگر تمام لوگ اس آیت پر عمل کرنے لگ جائیں تو یہی ان کی کامیابی اور نجات کے لیے کافی ہے'۔(مستدرک حاکم:۹/۱۳ حدیث:۳۸۷۸ ۔۔۔شعب الایمان:۳/۱۷۳حدیث:۱۳۲۲)

3: نیک اعمال

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ نیک اعمال کرنے کا حکم اور ترغیب دی ہے، اور یہ وضاحت بھی فرمائی ہے کہ نیک اعمال ہی دنیا اور آخرت کی فلاح کا راستہ ہیں۔جہاں نیک اعمال کا اہتمام انسان کی کامیابی کی بنیاد ہے، وہاں غموں، پریشانیوں اور دکھوں سے بچنے کا ذریعہ بھی ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (سورۃ النحل:۱۶/۹۷)

جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن صاحب ایمان ہو تو ہم یقیناً اُسے نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔(حَیٰوۃً طَیِّبَۃً بہتر زندگی سے مراد دنیا کی زندگی ہے، یعنی دنیا کی زندگی میں بھی اسے خوشی و سکون ملے گا) اور آخرت میں بھی جو اس نے نیک اعمال کیے تھے اس کا اسے اچھا بدلا دیا جائے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن آدمی کی نیکی ضائع نہیں کرتا، اسے دنیا میں بھی اس کا بدلا مل جاتا ہے اور آخرت میں بھی اَجر دیا جائے گا، جبکہ کافر کو دنیا میں ہی اس کا بدلا مل جاتا ہے؛ مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔(مسلم:۱۳/۱۳۰ ۴۱۳ حدیث:۵۰۲۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔(مسلم:۱۴/۲۰۵ حدیث:۵۲۵۶)

ایک مومن خوب سمجھتا ہے کہ دنیا مصیبت، دکھ اور پریشانیوں کا گھر ہے، اسے تو حقیقت میں اس وقت آرام و سکون محسوس ہو گا جب وہ دنیا کے مصیبت خانے سے نکل کر آخرت کے آرام خانے کی طرف جائے گا۔

حضرت اَبو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔ تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا: آرام پانے والا یا آرام دینے والا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سمجھ نہیں آئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایماندار نیک عمل کرنے والا بندہ تو مر کر دنیا کی تکالیف، مصیبتوں اور غموں سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں آرام پاتا ہے، اور بے ایمان، فاسق و فاجر کے مرنے سے دوسرے لوگ، شجر، درخت اور چوپائے آرام پاتے ہیں۔(سنن ابن ماجہ)

اس لیے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری زندگی خوش حال اور پر سکون ہو، نیز دکھوں اور پریشانیوں سے نجات ملے تو ہمیں بہر حال گناہوں سے بچنا ہو گا اور نیک اعمال میں جلدی کرنی ہوگی۔ حضرت ابوہریرہ سے مروی ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا •

(مسلم: ۱/۲۹۷ حدیث: ۱۶۹۔۔۔ ترمذی: ۸/۱۲۰ حدیث: ۲۱۲۱)

یعنی ان فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے جلد جلد نیک اعمال کر لو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے۔ صبح آدمی ایمان والا ہو گا اور شام کو کافر یا شام کو ایمان والا ہو گا اور صبح کافر اور دنیوی نفع کی خاطر اپنا دین بیچ ڈالے گا۔

اس لیے اے میرے عزیز بھائیو اور بہنو! دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے اگر ہم صحیح معنوں میں چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو نیکیوں کی طرف جلدی کریں۔ نیک اعمال میں سے بے شمار ایسی نیکیاں ہیں جو بظاہر تو ہلکی پھلکی معلوم ہوتی ہیں، اور جنھیں ہم معمولی سمجھ کر ضائع کر دیتے ہیں، حالانکہ قطرے قطرے سے سمندر بنتا ہے، کئی چھوٹی چھوٹی نیکیاں مل کر بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث بن سکتی ہیں۔

پھر ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی انسان کی معمولی سی نیکی کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دیتا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی چل رہا تھا، اسی دوران اسے پیاس لگی، وہ ایک کنویں میں اُترا اور اس سے پانی پیا، کنویں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے، اس نے کہا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہوگی جیسی مجھے لگی تھی، چنانچہ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا، پھر اس کو منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ نے اس کی یہ نیکی قبول کی، اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

ﷺ! کیا چوپاے میں بھی ہمارے لیے اجر ہے ؟، آپ نے فرمایا: ہر تر جگر والے یعنی جاندار میں ثواب ہے۔(بخاری:۸/۱۸۲حدیث:۲۱۹۰۔۔۔موطاامام مالک:۵/۴۵۸حدیث:۱۴۵۵)

جبکہ اس کے بالمقابل بسااوقات ایک معمولی سا گناہ بھی کسی انسان کو رحمت الٰہی سے دور اور مستحق عذاب بنادیتا ہے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ نمازِ کسوف پڑھی، اور فرمایا کہ دوزخ میرے قریب کی گئی، یہاں تک کہ میں نے کہا کہ اے پروردگار! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گا؟ اتنے میں میری نظر ایک عورت پر پڑی، میں نے خیال کیا کہ اس کو ایک بلی نوچ رہی ہے، آپ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے ؟تو فرشتوں نے کہا کہ اس عورت نے بلی کو روک رکھا تھا، یہاں تک کہ بھوک کے سبب سے مر گئی۔(بخاری:۸/۱۸۳حدیث:۲۱۹۱۔۔۔سنن ابن ماجہ:۴/۱۳۹حدیث:۱۲۵۵)

سچی بات یہ ہے کہ آج دنیا کی زندگی میں شاید ہمیں نیکیوں کی قدر وقیمت کا صحیح اِحساس نہیں، لیکن کل قیامت کے دن یہی وہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہوں گی جو ہمارے نامۂ اعمال کو بھر دیں گی؛ اس لیے نیک اعمال کرکے اس دنیا کو بھی اچھا بنائیں اور اپنی آخرت کو بھی سنواریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل ہو۔

یہ بات ذہن وفکر میں بٹھالیں کہ نیکی خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو، اگر کرسکتے ہوں تو اسے ضرور کریں، کیا پتا وہ اللہ کے یہاں بڑی اور اس کی رضاو خوشنودی کا باعث ہو، اور وہی ہمارے لیے ذریعہ نجات بن جائے۔ اسی طرح گناہ کا کام خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا اور معمولی کیوں نہ ہو، اگر اس سے بچ سکتے ہوں تو ضرور بچیں، کیا خبر کہ وہ اللہ کی نگاہ میں بڑا ہو، وہی اسکے غضب کو بھڑکادے اور انجام کار باعث ہلاکت وبربادی بن جائے۔ موقع کی مناسبت سے چند نیکیوں کی طرف اِشارہ کیا جارہا ہے، اگر اللہ توفیق دے تو اسے ضرور کرلیا کریں۔

کسی کام کے کرتے وقت اچھی نیت کرنا • کسی مسلمان کی مدد کرنا • کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرنا • نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا • دوشنبہ (سوموار) اور جمعرات کا روزہ رکھنا • نماز جنازہ پڑھنا • دینی علم سیکھنا • پہلے سلام کرنا اور سلام

کا جواب دینا • پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا • دوآدمیوں کے درمیان صلح کرادینا • جماعت میں صف کے خلا کو پُر کردینا • صلہ رحمی کرنا • قرآن کریم کی تلاوت کرنا • زبان کو قابو میں رکھنا • فرض نماز کے بعد اذکار میں مشغول ہونا • جمعہ کے دن جلدی مسجد جانا • وضو کے بعد دعا پڑھنا • پہلی صف میں دائیں طرف نماز پڑھنا (جب کہ صف برابر ہو) • اللہ سے دعا کرتے رہنا • ذکر اللہ پر مداومت برتنا • درود شریف پڑھنا روزانہ خاص طور سے جمعہ کے دن۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت (أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ) تین مرتبہ پڑھنے کے بعد سورۃ الحشر کی آخری تین آیتیں پڑھے، (وہ یہ ہیں:)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾

اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار (70,000) فرشتے مقرر کر دیتا ہے۔ اور اگر وہ اُس دن مرجائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے۔ نیز اگر کوئی شام کو پڑھے تو اسے بھی یہی مرتبہ عطا کیا جائے گا۔ (ترمذی: ۱۰/ ۱۶۴ حدیث: ۲۸۴۶۔۔۔ مسند احمد: ۴۱/ ۲۵۴ حدیث: ۱۹۴۱۹)

4: صبر کرنا

پریشانیوں اور دکھوں کا بہترین اور بنیادی علاج صبر بھی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ •
(سورۃ البقرہ:۲/ ۱۵۳)

اے ایمان والو صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

حدیث صحیح مسلم: تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کے ہر کام میں اس کے لیے بھلائی ہوتی ہے اور یہ مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے کہ اگر اسے خوشی ملتی ہے، تو اس پر اللہ کا شکر اَدا کرتا ہے اور یہ شکر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے۔ (یعنی اس پر اَجر ہے) اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے، تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے یعنی صبر بھی بجائے خود ایک بڑا عملِ نیک اور باعث اَجر ہے۔

سورۃ البقرۃ:۱۵۵ میں اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ •

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمھاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو (جنت کی) خوشخبری دے دیجیے۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرا وہ مومن بندہ جس کی محبوب چیز میں واپس لے لوں، لیکن وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کے لیے میرے پاس جنت کے سوا کوئی بدلا نہیں ہے۔ (صحیح بخاری)

بچے، بیوی، والدین یہ سب انسان کے لیے محبوب ترین چیزیں ہیں۔ ان کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر صبر کرنا جنت میں داخلے کا سبب ہے۔ اور صبر بھی پہلے لمحات میں۔

شدت غم اور رنج میں نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگتے، جو دعاے کرب سے مشہور ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ • (بخاری ومسلم)

نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ وہ اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر تعریف، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔

کسی مصیبت یا غم کی خبر سنتے ہی یہ دعا پڑھنی چاہیے :

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا • (صحیح مسلم)

یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یا اللہ مجھے میری مصیبت کے عوض بہتر اجر دے اور اس سے بہتر بدلا عطا فرما۔

میرے بھائیو اور بہنو! اتنی بات ذہن میں رکھیں کہ جو آپ کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ آپ کو پہنچ کر رہے گا، جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا :

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ • (سورۃ التوبہ:۹/۵۱)

ہرگز ہمیں نہیں پہنچے گا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے وہی ہمارا کارساز ہے اور مومن اللہ ہی پر بھروسا رکھیں۔

ایک اور مقام پر فرماتا ہے :

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ • (سورۃ الحدید:۵۷/۲۲)

نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ تمھاری جانوں میں، مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے اور یہ (کام) اللہ تعالی پر آسان ہے۔

صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے آسمان و زمین کی تخلیق یعنی انھیں بنانے سے پچاس ہزار سال قبل ہی ساری تقدیریں لکھ دی تھیں، پھر کسی چیز کے جانے کا اتنا غم کیوں کہ اپنے آپ کو بیمار کرلیں یا خودکشی کریں!۔

5: کثرت سے استغفار و توبہ

یہ بات مسلمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی و غالب ہے۔ انسان جب کسی مصیبت، پریشانی اور غم میں مبتلا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالی سے کثرت کے ساتھ توبہ و استغفار کرے، یعنی فوراً اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے پروردگار سے معافی و مغفرت طلب کرے، اور اس کی طرف رجوع کرے، سچی توبہ کرتے ہوئے گناہوں کو چھوڑنے کا عہد کرے، کیونکہ اکثر پریشانیاں اور مشکلات انسان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے :

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ •

(سورۃ الشوریٰ:۴۲/۳۰)

تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمھارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلا ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔

اور یہ تو واقعتاً اللہ تعالی کا بہت بڑا فضل ہے، ورنہ اگر وہ ہمارے گناہوں کے پیچھے پڑ جائے تو کیا حال ہو گا، ایک دوسری آیت میں اس کی یوں نشاندہی کی گئی ہے:

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ •

(سورۃ فاطر:۳۵/۴۵)

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب دارو گیر فرمانے لگتا تو روے زمین پر ایک جاندار کو بھی نہ چھوڑتا۔

انسان جب گناہ اور اللہ ورسول کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کا نتیجہ پریشانی اور غم کی صورت میں سامنے آتا ہے، کیونکہ گناہ کی لذت وقتی اور عارضی ہوتی ہے، اور گناہوں کی نحوست اس کے دن کا آرام اور راتوں کی نیند چھین لیتی ہے۔اس لیے بندے کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ توبہ واستغفار کرے،اس کے کئی فائدے ہیں۔ارشاد ہوتا ہے:

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى• (سورۃ ہود:۱۱/۳)

اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اس کی طرف متوجہ رہو، وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی قوم کو یہی درس دیا تھا، جس کا ذکر اللہ تعالی نے سورۃ نوح میں فرمایا ہے :

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا• (سورۂ نوح:۷۱/۱۰تا۱۳)

اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے، وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا، اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمھارے لیے نہریں نکال دے گا۔ تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے!۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو پابندی سے اِستغفار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے ہر فکر سے کشادگی اور ہر تنگی سے راستہ بنا دیتا ہے، اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔ (سنن ابوداؤد:۴/۳۱۴حدیث:۱۲۹۷۔۔۔سنن ابن ماجہ: ۱۱/۲۶۶حدیث:۳۸۰۹)

6: ذکراللہ کے حیرت انگیز فضائل

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ • (سورۃالرعد:۱۳/۲۸)

جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔

ذکر اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی توحید بھی ہے۔ ذکر اللہ سے مراد نماز، دعا، تلاوتِ قرآن، اور نوافل بھی ہیں۔ مزید ارشاد ہوتا ہے :

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ • (سورۃالبقرۃ:۲/۱۵۲)

توتم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھے۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر اپنے جی میں (تنہا) ذکر کرے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ کسی مجلس میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ (بخاری:۲۲/۴۰۹حدیث:۶۸۵۶۔۔۔مسلم:۱۳/۱۶۷حدیث:۴۸۳۲)

اب غور کرنے کی بات ہے کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو جائے، پھر پریشانیاں، دکھ اور غم اس کے قریب بھلا کیا پھٹک سکیں گے !۔

وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا • (سورۃالاحزاب:۳۳/۳۵)

بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

ذکر اللہ کرنا یہ انبیاے کرام کی سنت بھی ہے۔ تاریخ انبیا کا جائزہ لیں تو پتا چلتا ہے کہ انبیا و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر کرنے کا حکم فرمایا ہے، اور ان کی

زندگی کے شب وروز عبادتِ مولاہی سے عبارت تھے۔ جب زکریا علیہ السلام اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں :

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ :

(سورۃ آل عمران:۳۸/۳)

اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ • (سورۃ آل عمران:۴۱/۳)

تو اپنے رب کا ذکر کثرت سے کر اور صبح وشام اسی کی تسبیح بیان کرتا رہ ۔

حضرت یونس علیہ السلام ایک بہت بڑے غم ، پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں، ایک بہت بڑی مچھلی اللہ کے حکم سے ان کو نگل کر سمندر کی تہ میں جابیٹھتی ہے، رات کا اندھیرا، مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا، اور سمندر کی تہ کا اندھیرا، پھر کیا ہوا؟:

فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ • (سورۃ الانبیاء:۸۷/۲۱)

بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ الٰہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں ہو گیا۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ •

تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی۔

وَكَذٰلِكَ نُـۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ •

اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔ (سورۃ الانبیاء:۸۸/۲۱)

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ • لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ •

(سورۃ الصافات:۳۷/۱۴۴،۱۴۳)

پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے، تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر تو ہلکے ہیں، لیکن تول میں بہت وزنی ہیں اور اللہ کو محبوب ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ۰ (بخاری: ۲۱/۲۰ حدیث: ۵۹۲۷ ۔۔۔ مسلم: ۲۰۴/۱۳ حدیث: ۴۸۶۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ۰ کہنا میرے نزدیک ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (مسلم: ۲۰۵/۱۳ حدیث: ۴۸۶۱)

اندازہ کریں سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کی روشنی تمام چیزوں پر پڑتی ہے تو یہ عمل اپنے اندر ثواب کا کیسا عظیم ذخیرہ رکھتا ہے!، اللہ ہمیں آنکھیں کھولنے کی توفیق دے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ کہتا ہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (سنن ترمذی: ۳۶۷/۱۱ حدیث: ۳۳۸۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا: جس نے سو (۱۰۰) مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھا، اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں!۔ (بخاری: ۲۰/۲۰ حدیث: ۵۹۲۶ ۔۔۔ مسلم: ۲۰۱/۱۳ حدیث: ۴۸۵۷)

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ تمہیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ضرور بتائیں، فرمایا کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۰ (صحیح بخاری: ۱۰۵/۱۳ حدیث: ۳۸۸۳ ۔۔۔ مسلم: ۲۲۰/۱۳ حدیث: ۴۸۷۳)

7: یہ شعور کہ غم گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہیں

ایک سچا مسلمان اس بات کو جانتا ہے کہ اسے دنیا میں جو بھی چھوٹا بڑا غم یا پریشانی لاحق ہوتی ہے، اس کے بدلے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جیسا کہ صادق و مصدوق پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کو جب کوئی رنج، دکھ فکر، حزن، ایذا اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ کانٹا چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ دور کر دیتا ہے۔ (بخاری: ۵/۷/۲۱۴ حدیث: ۵۳۱۷۔۔۔ مسلم: ۱۲/۷/۴۴ حدیث: ۴۶۶۷)

اس حدیث کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک مسلمان کو پہنچنے والا ہر غم، دُکھ اور پریشانی محض بیکار نہیں بلکہ اس کی نیکیوں میں اِضافے اور اس کے گناہوں میں کمی کا باعث ہے۔ شرط یہ ہے کہ انسان کا عقیدہ درست ہو اور وہ صبر کرے۔ علمائے سلف میں سے بعض نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اگر غم نہ ہوتے تو ہم قیامت کے دن مفلس اور خالی ہوتے۔ ان میں سے بعض وہ بھی تھے جو غم پریشانی اور مصیبت پر ایسے ہی خوش ہوتے جیسے ہم کوئی نعمت ملنے پر خوش ہوتے ہیں۔ کسی کی غلطی کی سزا اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں ہی دے دے اور آخرت کا عذاب اس سے ختم کر دیا جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو گی!۔

مسند احمد میں یہ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں۔ ایک آدمی کی ملاقات ایسی عورت سے ہوئی جو زمانۂ جاہلیت میں جسم فروشی کیا کرتی تھی۔ اس آدمی نے اس عورت سے چھیڑ خانی شروع کر دی، اس عورت نے کہا: رک جاؤ، اللہ تعالیٰ نے زمانۂ جاہلیت کی جہالت ختم کر دی ہے، اور ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دی ہے۔

جب اس نے یہ اَلفاظ سنے تو گھبرا کر جلدی سے پیچھے ہٹ گیا کہ اچانک اس کا چہرہ دیوار سے رگڑ کھا کر زخمی ہو گیا۔ وہ دوڑتا ہوا تاجدارِ کائنات ﷺ کے پاس گیا، اور سارا ماجرا سنایا۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بندے! اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ بھلائی کا اِرادہ کیا ہے، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ کرتا ہے، تو اس کو اس

کے گناہ کی سزا بہت جلد دے دیتا ہے، اور جب کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ ہو تو اس کی سزا قیامت تک کے لیے مؤخر کر دیتا ہے، تاکہ اس کو جہنم کی آگ میں پھینکے۔ (سنن ابن ماجہ)

اس لیے اگر دنیا میں کوئی غم، کوئی دکھ درد، کوئی پریشانی یا تکلیف آجائے تو اسے عارضی اور وقتی سمجھ کر اور اس کا بڑا اجر ملنے کا سوچ کر ہمیں صبر کر لینا چاہیے۔

8: مشکلات میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی اہمیت

غم ختم کرنے اور پریشانی دور کرنے کا ایک بہترین علاج دعا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت دعا کرتا رہے کہ پروردگار اسے ہر غم، پریشانی اور مصیبت سے بچائے رکھے۔ نبی کریم ﷺ بھی کثرت سے پریشانیوں اور غموں سے بچنے کے لیے دعائیں کیا کرتے تھے، اس میں اصلاً تعلیم اُمت تھی۔

تاجدارِ کائنات ﷺ کے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا، آپ جب کسی جگہ پر ٹھہرتے تو میں نے سرکار اقدس ﷺ کو کثرت سے ایک دعا کرتے ہوئے دیکھا، وہ دعا یہ تھی :

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ۔ (رواہ البخاری:۳/۱۰۵۹حدیث:۲۷۳۶)

اے اللہ! میں فکر، غم، لاچاری، سستی، بخیلی، بزدلی، قرض داری کے بوجھ اور ظالموں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ ۔ (سورۃ النمل:۲۷/۶۲)

بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے ؟۔

اس لیے جب بھی انسان پر کوئی غم، دکھ، پریشانی نازل ہوتو وہ حقیقی خالق کے سامنے ہی اپنے ہاتھ پھیلائے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ یہ الفاظ ارشاد فرماتے :

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ •

اے زندہ رہنے والے! اے سب کو تھامنے والے! میں تیری رحمت کے ساتھ مدد مانگتا ہوں۔ (سنن ترمذی:۵/۵۳۹ حدیث:۳۵۲۴)

حضرت اسماء بنت عمیس کہتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں، جو تو مصیبت اور پریشانی کے وقت کہا کرے، (وہ یہ ہیں) :

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا • (رواہ ابوداؤد:۱/۵۶۱ حدیث:۱۵۲۷)

اللہ اللہ میرا پروردگار ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

نبی کریم ﷺ نے مصیبت زدہ کے لیے ایک اور دعا بتائی :

اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ • (سنن ابوداؤد:۴/۳۲۴ حدیث:۵۰۹۰)

اے اللہ میں تیری رحمت ہی کی اُمید رکھتا ہوں، بس تو آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر اور میرے لیے میرے تمام کام درست کردے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ مشکل ہو یا آسانی، ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے رہیں، اور زندگی کے ہر موڑ پر اسی سے اپنی لو لگائیں۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ انبیاے کرام علیہم السلام پر بھی جب کوئی پریشانی یا غم یا تکلیف آئی تو انھوں نے بھی سب سے پہلے دعا کا سہارا لیا۔ ہم سب کے بابا آدم علی نبینا وعلیہ السلام کو بھی جب وہ پریشان ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ دعا سکھائی :

رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ۚ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۔ (سورۂ اعراف:۷/۲۳)

اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا :

اِنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ ۔ (سورۃ القمر:۵۴/۱۰)

میں (کافروں کے مقابلے میں) کمزور ہوں تو میری مدد فرما۔

حضرت زکریا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا: میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے فضل خاص سے ایک وارث عطا کر دے :

رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ۔ (سورۃ انبیاء:۲۱/۸۹)

اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے۔

حضرت ایوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا :

وَاَیُّوۡبَ اِذۡ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ۔ (سورۃ انبیاء:۲۱/۸۳)

ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا :

رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ ۔ (سورۃ القصص:۲۸/۱۶)

اے میرے رب! میں نے اپنے نفس پر ظلم کر ڈالا میری مغفرت فرما۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ تاجدارِ کائنات ﷺ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، گھر میں داخل ہوتے نکلتے، یعنی لمحہ لمحہ دعائیں ہو رہی ہیں۔

لہٰذا چند ایک اہم اور مفید دعائیں جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں انھیں یہاں پیش کر دینا بہت مناسب ہو گا :

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ •

اے اللہ ! میں تجھ سے طلب کرتا ہوں بخشش اور سلامتی دنیا اور آخرت میں ۔(سنن ابن ماجہ)

یہ بہت ہی جامع دعا ہے ۔ فرمایا: ایمان کے بعد عافیت ، امن ، سلامتی اور ہر بلا سے حفاظت اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے ۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا •

اے اللہ ! میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ایسا علم جو مفید ہے ، پاک روزی اور ایسا عمل جو مقبول ہو ۔(سنن ابن ماجہ)

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى •

اے اللہ ! میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ہدایت ، تقویٰ ، پاک دامنی اور استغنا ۔(صحیح مسلم)

ان چار الفاظ پر غور کریں جسے ہدایت مل جائے ، جسے اللہ کی طرف سے رہنمائی حاصل ہو جائے اور جو اس کام سے بچ جائے ، جو اللہ کی ناخوشی کا ہو ، اور پاک دامن بھی ہو ۔ اِستغنا سے مراد یہ بھی ہے کہ اللہ نے اسے اتنا دیا ہو کہ اس کے بعد اسے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہ ہو ۔ اللہ اکبر کتنی عظیم دعا ہے !۔

اب آپ ذرا غور فرمائیں کہ اگر ہم ان دعاوں کو خود بھی یاد کر لیں اور گھر میں بیوی اور بچوں کو بھی یاد کرا دیں تو میں سمجھتا ہوں ہمارے گھروں سے بہت سارے غم ، پریشانیاں اور دکھ یوں ہی ختم ہو جائیں گے ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الدُّعَاءِ •

اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ عظمت والا کوئی عمل نہیں ۔(سنن الترمذی)

9: نماز کا اہتمام بھی ضروری اور کلیدی ہے

نماز ٗ مومن کی معراج، آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کا سکون، غموں اور پریشانیوں کو ختم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں ایمان والوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمارہا ہے :

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ •

(سورۃ البقرہ:۲/۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، بے شک اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

تاجدارِ کائنات محمد رسول اللہ ﷺ جب کبھی پریشان ہوتے یا انھیں کسی تکلیف دہ معاملے سے واسطہ پڑتا تو آپ فوراً دو رکعت نماز پڑھتے اور اللہ تعالیٰ سے اس تکلیف کو رفع کرنے کے لیے مدد طلب کرتے ۔ تو اے غموں، پریشانیوں اور دکھوں میں مبتلا میرے بھائیو اور بہنو! وضو کر کے دو رکعت پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ اور پانچوں نمازوں کی پابندی کرتے رہو۔

10: نماز حاجت

جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اللہ کی تائید و نصرت کے لیے کم از کم دو رکعت نفل بطورِ حاجت پڑھے۔ ان دونوں رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھنا باعث برکت ہے۔ چار رکعات بھی اَدا کر سکتا ہے۔ مکروہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت یہ نماز اَدا کی جاسکتی ہے۔ اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ حاجت پوری فرمادیتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے معمولاتِ مبارکہ میں اس کے دو طریقے ملتے ہیں:

ا: ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بزار اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف کوئی حاجت ہو تو اسے

چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بارگاہِ رسالت میں تحفہ درود پیش کر کے یہ دعا مانگے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

۲: ترمذی، ابن ماجہ، احمد بن حنبل، حاکم، ابن خزیمہ، بیہقی اور طبرانی نے بروایت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو اس کی حاجت برآری کے لیے دو رکعت نماز کے بعد درج ذیل الفاظ کے ساتھ دُعا کی تلقین فرمائی، جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع میں اپنی حاجت برآری کے لیے اسی طریقے سے دو رکعت نماز کے بعد دعا کرتے تھے :

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يا مُحَمَّدُ! إِنِّي قَد تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضٰى، اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ -

11: نمازِ استخارہ

غموں، پریشانیوں اور دکھوں سے بچنے کے لیے نمازِ استخارہ ایک اہم ہتھیار ہے۔ استخارے کا مطلب ہے کہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس کام کے متعلق اللہ تعالیٰ سے بھلائی اور مدد طلب کرنا، کہ آیا یہ کام اس کے لیے فائدہ مند ہے، یا نہیں۔ اور یہ دعا کرنا کہ اگر یہ کام میرے لیے فائدہ مند ہے، تو اسے میرے مقدر میں کر دے؛ ورنہ مجھ کو اس کام سے بچالے۔

چنانچہ اگر وہ کام اس کے حق میں بہتر ہے، تو اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے، اور اگر اس کے حق میں بہتر نہ ہو تو اس کے لیے وہ کام کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یعنی اس میں کوئی نہ

کوئی رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے۔ تو اگر آپ کسی معاملے میں پریشان ہیں، بیٹی یا بیٹے کا معاملہ ہے، کوئی کاروبار کرنا ہے، کوئی مکان خریدنا ہے تو وضو کیجیے دو رکعت پڑھیے اور اس کے بعد استخارہ کی دعا پڑھیے، -ان شاء اللہ- اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو رہنمائی مل جائے گی۔ اگر وہ کام آپ کے لیے بہتر ہے تو آپ کا دل مطمئن ہوجائے گا۔ استخارے کی دعا یہ ہے :

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ (یہاں پہنچ کر اپنی ضرورت پیش کرے) **خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ - اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ** (یہاں بھی اپنی ضرورت پیش کرے) **شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ -** (بخاری: حدیث نمبر:۶۸۴۱)

12: نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کی کثرت

دکھوں، غموں اور پریشانیوں کا ایک بہترین علاج نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف کا اہتمام ہے۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بڑی اہم نیکی، گناہوں کی معافی کا سبب، درجات کی بلندی، غم و پریشانی سے نجات، اور دعا کی قبولیت کا وسیلہ ہے۔

ترمذی شریف کی معروف حدیث ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجتا ہوں، تو (یہ بتائیں کہ) میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو۔ انھوں نے عرض کیا: کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کردوں؟، سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو، لیکن اگر اس میں اضافہ کرلو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) آدھا حصہ خاص کردوں؟۔

فرمایا: جتنا چاہو، لیکن اگر تم اس میں اِضافہ کرلو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) دو تہائی کافی ہے؟۔ فرمایا: جتنا چاہو، لیکن اگر تم اس میں اِضافہ کرلو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کرتا ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'پھر تو یہ درود ہی تمھارے تمام غموں (کو دور کرنے) کے لیے کافی ہوجائے گا اور (اسی کے باعث) تمھارے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے'۔

13: اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتوں کا اِقرار

دکھوں اور پریشانیوں کو ختم کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ظاہری و باطنی نعمتوں پر غور کرنے اور ان کے بدلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی کوشش کرتا رہے؛ کیونکہ شکر ایسی دولت ہے جو انسان کو مزید نعمتوں کا وارث بناتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ • (سورۃ ابراہیم: ۱۴/۷)

اور جب تمھارے پروردگار نے تمھیں آگاہ کردیا کہ اگر تم شکرگزاری کروگے تو بیشک میں تمھیں زیادہ دوں گا۔

لٰہذا اِنسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ اَدا کرتا رہے۔ ذرا سوچیں تو سہی کہ اللہ کی نعمتیں کتنی زیادہ ہیں کہ انھیں اگر کوئی گننا بھی چاہیے تو نہ گن سکے: وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا • (سورۃ النحل: ۱۶/۱۸)

اگر انسان تھوڑا سا غور کرے کہ ربّ کائنات نے اسے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور بے شمار نعمتیں تو بن مانگے اللہ تعالیٰ بے حساب دے رہا ہے، تو بہت ساری تکالیف، غموں اور پریشانیوں سے چھٹکارا مل جائے گا۔

حضرت شیخ سعدی اپنی کتاب میں ایک حکایت نقل کرتے ہیں کہ کوئی آدمی جارہا ہے کہ راستے میں اس نے کسی آدمی کے پاؤں میں بہت خوبصورت اور قیمتی جوتا دیکھا جو اسے بہت پسند آیا، جب اس نے اپنے جوتے کی طرف نظر ڈالی تو اسے بہت پرانا لگا۔ یہی سوچتا ہوا کچھ دور گیا تھا کہ اس کی نظر ایک ایسے آدمی پر پڑی جو دونوں ٹانگوں سے محروم تھا، اس نے فوراً توبہ کی کہ اللہ اگر میرے پاس اچھا جوتا نہیں تو کیا ہوا، دونوں پاؤں تو سلامت ہیں۔

اسی لیے تاجدار کائنات محمد رسول اللہ ﷺ نے شکر گزاری کا ایک بڑا آسان نسخہ دیا ہے، فرمایا: 'اپنے سے کم تر کی طرف دیکھو اور اپنے سے زیادہ (مالدار) کی طرف نہ دیکھو تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تمھیں حقیر محسوس نہ ہوں'۔ (سنن ترمذی: ۴/۶۶۵ حدیث: ۲۵۱۳)

آج اگر ہم اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی، دینی اور دنیاوی نعمتوں پر نظر دوڑائیں تو پتا چلے گا کہ پروردگار عالم نے اسے خیر کثیر عطا کر رکھی ہے اور اسے بہت ساری تکالیف، غموں اور پریشانیوں سے نجات دے رکھی ہے۔

14: جہاد فی سبیل اللہ

غموں اور پریشانیوں کو ختم کرنے کا ایک ذریعہ یا بہترین علاج جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ قرآن پاک میں آیا ہے:

وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (سورۂ مائدہ: ۵/۳۵)

اور اس کی راہ میں جہاد کرو، اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ۔

آج شاید تصورِ جہاد کو بھولنے کے سبب ہی پوری اُمت غموں اور پریشانیوں میں گھری ہوئی ہے۔ جہاد غموں، دکھوں اور مصیبتوں کا بہترین علاج ہے، جیسا کہ مسند احمد کی روایت میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم پر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا فرض ہے، بے شک یہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بعض مصیبتیں اور غم ختم کر دیتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل: ۵/۳۱۴ حدیث: ۲۲۷۳۲)

جہاد محض اعلاے کلمۃ اللہ اور دین کی سربلندی کے لیے ہونا چاہیے، ورنہ ایسا جہاد جس سے دین اور مسلمان بدنام ہوں وہ دراصل جہاد نہیں، سراسر فساد ہے۔

15: موت کو سدا یاد رکھنا

انسان جب اپنی موت کو ہر وقت یاد رکھتا ہے تو بہت سارے غموں اور پریشانیوں سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے، جس طرح جامع ترمذی میں حضور ﷺ نے فرمایا: لذات کو ختم کرنے والی یعنی موت کو زیادہ سے زیادہ یاد کیا کرو۔ (سنن ترمذی: ۴/۶۳۹ حدیث: ۲۴۶۰)

تو جب اِنسان اس بات کو اپنے دل میں جگہ دے کہ موت کسی وقت بھی اس کے تمام پروگرام کو درہم برہم کر سکتی ہے، تو بہت سی پریشانیاں اور غم اپنے آپ ختم ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے کئی ایک مقامات پر حضرت انسان کو موت کی یاد دہانی کرائی ہے۔ لہٰذا موت کو ہمیشہ پیش نگاہ رکھنا چاہیے، اس سے بھی بہت سے مسائل اور دکھڑے خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

یہ چند ایک نسخے دکھوں، غموں اور پریشانیوں کے علاج کے سلسلے میں اختصاراً تحریر کر دیے گئے ہیں، جن کے نفاذ سے یقیناً انسان اپنی الجھی اور غمزدہ زندگی کو دوبارہ 'حیوٰۃً طیبۃً' میں تبدیل کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تاحیات اپنی ہدایت اور حفظ و امان میں رکھے۔ آمین یارب العالمین۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ اس '**قرآنی علاج**' کے ذریعہ وہ ہمارے جسمانی و روحانی ہر قسم کے روگ دور فرمادے، صحت و تندرسی کے ساتھ اپنی طاعت وبندگی کی توفیق دے، نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور گناہوں سے کوسوں دور بھاگنے کی ہمت و جرأت بخشے، اور زندگی کے ہر موڑ پر ہمیں قرآن حکیم سے ہدایت ورہنمائی حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ حبیبہ النبی الامین الحلیم الکریم علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اکرم الصلوٰۃ وافضل التسلیم۔

حرفِ آخر

قرآنِ مقدس کی آیتیں بلاشبہہ جسمانی وروحانی ہر طرح کی بیماریوں کے لیے بے خطا دَوا اور اِکسیرِ اعظم کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس لیے ۳۳ آیات الحرس کے علاوہ بعض اُن آیاتِ شفا کو بھی جو بزرگوں کے معمولات میں داخل ہیں، اس مختصر سے مجموعے میں شامل کردیا گیا ہے۔ سینکڑوں دُکھ کے مارے اس سے شفایاب ہوئے۔ اور مدتوں کے روگ اس سے دور ہوئے۔ مزید برآں **کینسر، ٹیومر، شوگر، بانجھ پن، جناتی اَثر، جادو ٹونا، گٹھیا، بائی، دل کی بیماریوں اور بہت سے لاعلاج اَمراض** کا بھی اس سے کامیاب علاج ہوچکا ہے، کتنے لوگوں نے اپنی آپ بیتیاں بتائی ہیں، اور اپنے دُکھ کے سُکھ میں تبدیل ہونے کا واقعہ بیان کیا ہے؛ مگر خوفِ طوالت انھیں یہاں ذکر کرنے سے مانع ہے۔ اور یوں بھی ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ خود اس مجموعے کو پڑھیں اور اسے اپنے معمولات میں شامل کرکے اس کی کرشمہ سازیوں کا نظارہ کریں۔ اور اپنے دوست اَحباب تک اس کو پہنچانا نہ بھولیں کہ یہ ایک طرح سے خدمت خلق بھی ہے اور صدقہ جاریہ بھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو!۔

...وآخردعوانا ان الحمدللہ رب العالمین...

مآخذ و مراجع

القرآن الکریم : اِبتداے نزول:٦١٠ء - اِنتہاے نزول:٩/ ذی الحجہ ١٠ھ/٦٣٢ء

مؤطاامام مالک : امام مالک بن انس مدنی (١٧٩ھ)

مسند امام احمد بن حنبل : امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (٢٤١ھ)

صحیح بخاری : امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (٢٥٦ھ)

صحیح مسلم : امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج قشیری (٢٦١ھ)

سنن ابن ماجہ : امام عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی (٢٧٣ھ)

سنن ابی داؤد : امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث (٢٧٥ھ)

جامع ترمذی : امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (٢٧٩ھ)

مستدرک : امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نیشاپوری (٤٠٥ھ)

مشکوٰۃ المصابیح : شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی (٧٤٢ھ)

حصن حصین : ابوالخیر شمس الدین محمد ابن الجزری (٨٣٣ھ)

شعب الایمان : ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی (٤٥٨ھ)

الدر النظیم فی خواص القرآن الکریم: امام عبداللہ یمنی یافعی (٧٦٨ھ)

القول الجمیل : شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (١٧٦٢ھ)

معمولاتِ عزیزی : شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (١٨٢٤ھ)

سولہ سورہ رضویہ : مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری رضوی

مرتب کتاب مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی کی مندرجہ ذیل وقیع کتب
بھی دینی معلومات میں اِضافے کے لیے زیرِ مطالعہ رکھی جاسکتی ہیں:

حرف حرف دھڑکتا ہوا، لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات مَن میں اُترتی ہوئی

⊙ نوجوانوں کی حکایات اِنسائیکلوپیڈیا	Pages 1008	Rs. 450.00
⊙ بستان العارفین (اُردو)	Pages 512	Rs. 300.00
⊙ کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی!	Pages 360	Rs. 180.00
⊙ آئینہ مضامین قرآن	Pages 352	Rs. 200.00
⊙ ایسے تھے مرے اَسلاف!	Pages 256	Rs. 110.00
⊙ طوافِ خانہ کعبہ کے روح پرور واقعات	Pages 184	Rs. 100.00
⊙ مرنے کے بعد کیا بیتی؟	Pages 264	Rs. 100.00
⊙ 'وقت' ہزار نعمت	Pages 184	Rs. 100.00
⊙ بولوں سے حکمت پھوٹے	Pages 184	Rs. 100.00
⊙ برکاتُ الترتیل	Pages 216	Rs. 100.00
⊙ آئیں دیدارِ مصطفیٰ کرلیں	Pages 184	Rs. 100.00
⊙ علامہ فاروق عباسی چریاکوٹی اور.....	Pages 144	Rs. 100.00
⊙ کاش! نوجوانوں کو معلوم ہوتا!	Pages 048	Rs. 30.00

⊙ فرشتے جن کے زائر ہیں	Pages 088	Rs. 40.00
⊙ علماے چریاکوٹ (افکار و نظریات)	Pages 064	Rs. 40.00
⊙ باتیں جو زندگی بدل دیں	Pages 064	Rs. 40.00
⊙ تاجدارِ کائنات ﷺ کی نصیحتیں....	Pages 120	Rs. 80.00
⊙ کلامِ الٰہی کی اثر آفرینی	Pages 144	Rs. 60.00
⊙ پیارے بیٹے!	Pages 036	Rs. 25.00
⊙ اے میرے عزیز!	Pages 032	Rs. 10.00
⊙ اپنے لختِ جگر کے لیے!	Pages 040	Rs. 30.00
⊙ موت کیا ہے؟	Pages 088	Rs. 40.00
⊙ اور مشکل آسان ہو گئی	Pages 096	Rs. 50.00
⊙ مذاق کا اِسلامی تصور	Pages 072	Rs. 40.00
⊙ یارسول اللہ! آپ سے محبت کیوں؟...	Pages 076	Rs. 40.00
⊙ مصطفیٰ جانِ رحمت پر الزام خودکشی!...	Pages 072	Rs. 40.00
⊙ اربعین مالک بن دینار	Pages 040	Rs. 20.00
⊙ چار بڑے اقطاب (الجیلانی، الرفاعی، الدسوقی، البدوی)	Pages 060	Rs. 25.00
⊙ چالیس حدیثیں بچوں کے لیے	Pages 096	Rs. 50.00

⊙ جامعۃ الازہر کا ایک تاریخی فتویٰ	Pages 036	Rs. 20.00
⊙ دولت بے زوال (اُردو)	Pages 132	Rs. 50.00
⊙ دولت بے زوال (ہندی)	Pages 156	Rs. 70.00
⊙ چند لمحے اُم المومنین کی آغوش میں	Pages 104	Rs. 40.00
⊙ بزم گاہِ آرزو (دیوان راہیؔ چریاکوٹی)	Pages 160	Rs. 50.00
⊙ انوارِ ساطعہ (تسہیل و تحقیق)	Pages 096	Rs. 40.00
⊙ برکات الاولیاء (تسہیل و تقدیم)	Pages 384	Rs. 250.00
⊙ تذکرۃ الانساب (تسہیل و تقدیم)	Pages 288	Rs. 200.00
⊙ رسائل حسن (جمع و ترتیب)	Pages 624	Rs. 240.00
⊙ کلیاتِ حسن (جمع و ترتیب)	Pages 444	Rs. 170.00
⊙ تحفۂ رفاعیہ (تسہیل و تخریج)	Pages 096	Rs. 40.00
⊙ ترجمانِ اہل سنت	Pages 116	Rs. 45.00
⊙ 'میلادنامہ' (ترتیب و تقدیم)	Pages 080	Rs. 35.00
⊙ حیاتِ اشرف (ترتیب و تقدیم)	Pages 080	Rs. 35.00
⊙ راندیر میں فتح عجیب (ترتیب و تقدیم)	Pages 096	Rs. 40.00

پتہ: کمال بک ڈپو، مدرسہ شمس العلوم، گھوسی، مئو Ph: 09935465182

قرآن مقدس کی آیتیں بلاشبہ جسمانی و روحانی ہر طرح کی بیماریوں
کے لیے بے خطا دوا اور اکسیر اعظم کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس لیے ۳۳ آیات
الحرس کے علاوہ بعض ان آیات شفا کو بھی۔ جو بزرگوں کے معمولات میں
داخل ہیں۔ اس مختصر سے مجموعے میں شامل کر دیا گیا ہے۔ سینکڑوں دکھ
کے مارے اس سے شفایاب اور مدتوں کے روگی اس سے بھلے چنگے
ہوئے ہیں۔ مزید برآں کینسر، ٹیومر، شوگر، بانجھ پن، جناتی اثر، جادو،
ٹونا ٹوٹکا، بائی، دل کی بیماریوں اور بہت سے لاعلاج امراض کا بھی اس
سے کامیاب علاج ہو چکا ہے، بہتوں نے ہم سے اپنی آپ بیتیاں
بتائیں، اور اپنے دکھ کے سکھ میں تبدیل ہونے کا واقعہ بیان کیا، مگر خوف
طوالت انھیں یہاں ذکر کرنے سے مانع ہے۔ اور یوں بھی ہم یہ چاہتے
ہیں کہ آپ خود اس مجموعے کو پڑھیں اور اسے اپنے معمولات میں شامل
کر کے اس کی کرشمہ سازیوں کا نظارہ کریں۔ اور اپنے دوست احباب
تک اس کو پہنچانا نہ بھولیں کہ یہ ایک طرح سے خدمت خلق بھی ہے اور
صدقہ جاریہ بھی۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ محمد افروز قادری چریاکوٹی

SUNNI PUBLICATIONS
2818/6, Gali Garahiya, Kucha Chellan
Darya Ganj, New Delhi- 110002
Mob.:9867934085
Email: zubair006@gmail.com

KAMAL BOOK DEPOT
MADRASA SHAMSUL ULOOM
GHOSI, Distt. MAU, (U.P)
Cell: 9035465182